سوادِ اعظم لاہور
ہفت روزہ

مدیر مسئول
حکیم غلام معین الدین نعیمی

تاریخ اشاعت ۷-۱۴-۲۱-۲۸ ہر شمسی ماہ

سالانہ سات روپے
فی پرچہ چار آنے

جلد ٦ — ۲۹ - جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ — چہارشنبہ — ۲۸ - نومبر ۱۹۶۲ء — نمبر ۲۴

کمالِ حسنِ حضور

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں !!
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیِ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

یہ انہیں کے نور سے سب عیاں ہے یہ انہیں کے جلوے میں سب نہاں
بنے صبح تابشِ مہر سے رہے پیشِ مہر یہ جاں نہیں !

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

نعت شریف

(از جناب مولوی تحسین رضا خان صاحب)

اماما الانبیاء تم ہو رسولِ مجتبیٰ تم ہو — جو سب کے پیشوا ہیں ان کے آقا پیشوا تم ہو
تمہاری ذات کی توصیف تم سے غیر ممکن ہے — کہ ہم جو کچھ نہیں اس سے حقیقت میں سوا تم ہو
حقیقت کی تجلی ہیں تو کیا تجلی خود والے — خدا والے یہ کہتے ہیں خدا جانے کیا تم ہو
تمہیں مشکل کشا نے ہو دو عالم ہو میرے آقا — یہاں کا آسرا تم ہو وہاں کا آسرا تم ہو
ڈرا سکتی نہیں طغیانیاں بحرِ حوادث کی — شکستہ ہے اگر کشتی تو غم کیا ناخدا تم ہو
خدا دیتا ہے تم تقسیم کرتے ہو زمانے کو — میانِ خالق و مخلوق گویا واسطہ تم ہو
نہیں تسلیم ہیں عرشِ بریں کی عظمتیں لیکن — وہ منزل او ادنیٰ کچھ ہے جہاں جلوہ نما تم ہو
وہ کعبہ ہے جہاں سر جھک گیا ہے اہل عالم کا — مگر کعبہ بھی جس کے سامنے خم ہو گیا تم ہو
دلِ تحسیں سے غم کی کشمکش چھٹ نہیں آقا
سنا ہے جب سے آپ کی شافعِ روزِ جزا تم ہو

حدیثِ دلنواز

(قمر یزدانی ...)

دستِ قدرت کے شاہکار کی بات
باغِ جنت کی نزہتوں کا ذکر !
چھوڑو دو عقل ! یہ داستاں ہی ہے
جس کے زیرِ نگیں ہیں کون و مکاں
کیف دستی سے جھومتا ہے دل
ہر سو ہوتی ہے بارشِ انوار
جن کی انگلی سے شق ہوا مہتاب
ہے جو مسکن شہ دو عالم کا !
ہر سو پھیلی شمیمِ رحمت ہے
روزِ محشر وہ التفات ان کا !
ایک پل میں گناہ گار ہو کہ سخت
جہاں حبیبِ خدا ہیں ! وہ حبیب ... میں

سایۂ لطفِ کردگار کی بات
گلشنِ دہر کی بہار کی بات
کر دو عالم کے تاجدار کی بات
اس شہنشاہِ ذی وقار کی بات
جب بھی چھڑتی ہے حسنِ یار کی بات
کیا سناؤں دیارِ یار کی بات
مصطفیٰ کے ہے اختیار کی بات
اللہ اللہ اس دیار کی بات
ہے مدینہ کے لالہ زار کی بات
رہ گئی اک گناہ گار کی بات
ہے یہ تلطف نگاہِ یار کی بات
آج رہ جائے انتظار کی بات

اس شمارے کی قیمت ۲۵ پیسے (چار آنے)

ذخیرہ کتب :- سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش :- محمد احمد ترازی

حزب شورش کا پیغام ——— شورش کے نام

از افضل کوٹلوی

دشنام پہ دشنام مسلماں کو دیئے جا — ہے کام یہی تیرا یہی کام کئے جا
ہو نام پہ توحید کے توہین پیمبر — ابلیس کی اس رسم کو تو عام کئے جا
اے شاعر الحاد نہ ہو تیری زباں بند — الحاد کا پیغام زمانے کو دیئے جا
توہین رسالت پہ گذارا ہے تمہارا — توہین رسالت کو یونہی عام کئے جا
کیا تیرا بگاڑیں گے بریلی کے مسلماں — کرنا ہے تجھے کام جو بے خوف کئے جا
کیا تجھ کو غرض جام مئے عشق نبی سے — تو بادۂ اغیار شب و روز پئے جا
سر خم نہ ہو تیرا در محبوب خدا پر — دیوبند کی دہلیز پہ تو سجدے کئے جا
فطرت کے تقاضوں کی عبث فکر ہے تجھ کو — اسلام کے سینے میں کئی چاک کئے جا
ہر وقت اٹھا ایک نیا فتنہ وطن میں — جینا ہی جینا ہے اسی طرح جئے جا
دارین کی دولت کی نہ کر فکر ذرا بھی — دیوبند سے ملتی ہے جو امداد لئے جا

شورش تری ہستی پہ بڑا ناز ہے ہم کو
اسلام میں فتنوں کو یونہی عام کئے جا

دیوبند کے مصرعوں پر بریلی کی گرہ

چٹان کے شمارہ ۵ نومبر ۶۲ء میں شورش کی مطبوعہ نظم کا ہر مصرعہ ثانی بڑا پسند آیا۔ چنانچہ بندہ نے اسی وقت ان مصرعوں پر گرہیں لگائیں جو ہدیۂ ناظرین سواد اعظم ہیں۔ (افضل کوٹلوی)

باعث شورش اسلام ہے فتنہ گر ہے — "وہ جو کافر کو مسلمان کہے کافر ہے"
قصر دیوبند کی بنیاد نہ ہلتی کیونکر — "ضربت حیدر کرار مرا جوہر ہے"
اب مانگے سے بھی چندہ نہیں دیتا کوئی — "شور برپا ہے کہ مجروں کی فضا ابتر ہے"
تیرہ بخت آیا ہے "وہ" کرنے تقریر — "دین اسلام کی پیشکار رگ منبر پہ ہے"
چندہ ختم نبوت پہ اڑاتا ہے مزے — "ہاں اسے مال اڑانے کا سبق ازبر ہے"
یوں دکھاتا ہمیں اپنے لیڈر کا غرور — "ہم فقیروں پہ عیاں آپ کا پس منظر ہے"
"کشتۂ تیغ مسلماں" کے بچے ہی کئی بار — "پشت ہا پشت سے سرکار کا ہی نوکر ہے"
رات کو خواب میں بھی آکے ڈراتا ہے مجھے — "پیر بے رشتوں کا ایڈیٹر کہ بری چیز ہے"
کیا بتاؤں میں تمہیں حال "حکیم الامت" — "نشتر ابن جعفر کے لئے خنجر ہے"
سنگدل بیٹے کرتے ہیں تو ہیں بھی — "کفر آباد کے ہر فرد کا دل پتھر ہے"

میں نے جو مصرعہ شورش پہ لگائی ہے گرہ
"بد زبانوں کی رگ جاں کیلئے خنجر ہے"

مباہلہ کے چیلنج کے جواب میں مباہلہ کا چیلنج

مفتی شفیع اور ادریس کاندھلوی، داؤد غزنوی، عبداللہ [illegible] کو چیلنج

[illegible] چٹان کے پرچہ [illegible] میں [illegible] شورش کے [illegible] مباہلہ کا [illegible] مباہلہ کی حقیقت کیا ہے [illegible] جرات [illegible] مباہلہ ہے۔

[illegible] اہل سنت و جماعت کے [illegible] اعلیٰ حضرت [illegible] حضرت [illegible] قادیان کے کذاب [illegible] مباہلہ کا چیلنج دیا تھا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ صادر فرمایا [illegible] اور قادیان کا کذاب [illegible] ساتھ لاہور میں ہوا۔

[illegible] اہل سنت و جماعت کی حقانیت اور اپنے پشت پناہ [illegible] اسلاف کے [illegible] کے خلاف [illegible] فیصلہ کرانے پر [illegible] ہے تو مرد میدان بن کر [illegible] کے موجودہ [illegible] مولوی ادریس کاندھلوی اور [illegible] داؤد غزنوی [illegible] اپنے بال بچوں کو [illegible] اہل سنت [illegible] سے مباہلہ کر لیں [illegible] کہ اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] شورش صاحب تیار ہیں کہ مذکورہ افراد کو آمادہ کریں کہ وہ مباہلے کے میدان میں آجائیں، ورنہ [illegible] پر حکم [illegible] قبول کریں۔ ورنہ ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ تم سب شکست کھا گئے اور یہ کہ [illegible] اہل سنت و جماعت میں ہے۔ [illegible]

[illegible]

شروح الغیب (ترجمہ) فتوح الغیب

مع [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ:- ادارہ [illegible] سواد اعظم لال کھوہ [illegible] لاہور

[illegible]

طب یونانی کے دو بہترین تحفے

حب لقوہ

[illegible]

[illegible]

روشن دماغ

[illegible]

ایم افضل سنز یونانی لیبارٹری۔ لال کنواں، موچی گیٹ لاہور

مجھے چیلنج منظور ہے

حضرت صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کا مکتوب بنام شورش

شورش کا دعوت مناظرہ سے فرار

فارسی کا ایک مقولہ ہے "بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن" یعنی جب کوئی شخص بے حیا ہو جائے تو پھر وہ جو چاہے کرتا پھرتا ہے، اور اُسے کوئی شرم و حجاب محسوس نہیں ہوتا۔ یہی حال ایڈیٹر چٹان شورش کاشمیری کا ہے۔ اُس نے کہا علماء دیوبند کو کافر کہو۔ ہم نے کہا وہ شان رسالت کی توہین سے باز آجائیں اور اپنی گستاخانہ عبارتوں سے توبہ کر لیں، تو ہمارا اُن سے کوئی اختلاف نہیں۔ اُس نے کہا علماء دیوبند کی جن گستاخانہ عبارات و فقرات کا حوالہ دیتے ہو ... "آگے چل کے ہیں ایک تیسری صورت یہ ہے کہ اس طرف سے مولانا عبداللہ درخواستی، علامہ خالد محمود، اور قاضی شمس الدین اور اُن (صاحبزادہ فیض الحسن و علماء اہل سنت) کی طرف سے کوئی سے تین افراد جو انہیں منظور ہوں، ایک پبلک جلسہ میں جمع ہو کر ان عبارتوں کے بارے میں فیصلہ کرلیں کہ اپنے معانی و مطالب کی رُو سے ان میں شتم و سب کا کوئی پہلو ہے اور وہ کونسا پہلو ہے۔ کیا شتم اصولی طور پر بھی نہیں آتی؟ اس بارے میں منصف خود عوام ہوں گے۔ کیا صاحبزادہ صاحب اور اُن کی جمعیت کے ارکان تیار ہیں؟" (چٹان ۱۹ نومبر)

چونکہ شورش صاحب نے اس جواب میں صاحبزادہ صاحب اور تمام ارکان جمعیت کو مخاطب کر کے چیلنج کیا تھا، اسلئے صاحبزادہ صاحب نے بحیثیت صدر اور ہم نے جمعیت کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے نہایت ذمہ داری کے ساتھ بیان ذیل اعلان کیا کہ ہمیں شورش صاحب کا چیلنج منظور ہے، اور ہم اسکے جواب میں پوری طرح تیار ہیں۔ اور چونکہ اصولی طور پر یہ گفتگو جماعتی و ملی سطح پر ہے، ان کے ساتھ یہ بات فیصلہ کن طور پر ہو جانی چاہیئے، اسلئے شورش صاحب کو چاہیئے کہ اپنے پیش کردہ تینوں ناموں کے حق میں جماعتی لاہور، ملتان اور کراچی کی دیوبندی تنظیموں سے اعتماد کا اعلان کرائیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے چیلنج قبول کرنے اور اس فیصلہ کن اصولی گفتگو کے بعد شورش صاحب میدان سے بھاگ گئے اور اب وہ اپنی اس رسوائی اور ذلت و شکست پر پردہ ڈالنے کیلئے کبھی صاحبزادہ صاحب کی ذات پر ناجائز حملے کرتے ہیں، کبھی اُن پر فرار کا الزام لگاتے ہیں، کبھی کہتے ہیں مجھ پر مقدمہ چلاؤ، کبھی کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کی طرف منسوب گستاخانہ عبارات تحریفات کا مجموعہ ہیں۔ اور اسکے سیکڑوں جواب چھپ چکے ہیں۔ غرضکہ وہ اپنی ذلت و شکست کو چھپانے، علماء اصل موضوع و وجہ نزاع پر گفتگو سے بچنے کے لیے طرح طرح کے حیلے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک مختصر و سیدھی سی بات ہے کہ اگر علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات تحریفات کا مجموعہ ہیں، تو پھر تم میدان میں آنے سے کیوں بھاگتے ہو! اور اگر تمہارے پیش کردہ تینوں آدمی اُمت دیوبندیہ کے ذمہ دار نمائندے اور ترجمان ہیں، تو پھر تم اُنکے حق میں دیوبندی تنظیموں کے اعتماد کا اعلان کیوں نہیں کراتے؟ اور اگر وہ تینوں نااہل و غیر ذمہ دار ہیں، اور اُمت دیوبندیہ اُن پر اظہار اعتماد کرنے سے قاصر ہے، تو پھر تم اُنکے مقابلہ میں ہمیں کس غرض سے مخاطب کرتے ہو؟ ایسے نااہل، غیر ذمہ دار، امت دیوبندیہ کے اعتماد سے محروم نمائندوں سے فریقین کی گفتگو کا نتیجہ و حاصل کیا ہوگا!

شورش نے ۱۵ نومبر کے چٹان میں صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب پر یہ الزام لگایا ہے کہ

"اُن کا کہنا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں دعوت مباہلہ قبول کرنے سے معذور ہیں"

حالانکہ شورش کا یہ سراسر جھوٹ و غلط تاثر ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے شورش کے جواب میں یہ الفاظ ہرگز نہیں لکھے، بلکہ انہوں نے علماء بریلی و دیوبند کے درمیان اختلاف کی بنیاد و اصل وجہ نزاع کا تعین فرما کر شورش کا چیلنج قبول کیا ہے۔

افسوس کہ شورش کاشمیری آپ کے پہلے مکتوب کی طرح اس دوسرے مکتوب کو بھی ہضم کر گیا ہے۔ ورنہ اگر اس میں دیانت و شرافت ہوتی، تو وہ آپ کا مفصل مکتوب شائع کرتا، تاکہ حقیقت حال سب پر واضح ہو جاتی۔ صاحبزادہ صاحب نے شورش کے جواب میں جو مکتوب تحریر فرمایا ہے، اُسکا متن درج ہے۔ پڑھیئے اور صاحبزادہ صاحب کی حقیقت و اصول پسندی، اور شورش کی کذب بیانی ملاحظہ فرمایئے، اور کہیئے

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

شورش کا ابوالکلام

نوائے وقت و ظفر علی خاں کی نظر میں

۱۵ نومبر کے چٹان میں شورش کاشمیری نے حضرت مولانا ابوالکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن کے خلاف جو کچھ اس کی دو کالمیاں لکھی ہیں، اس میں تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ اُس بازار کے بازاری آدمی سے اسکے سوا اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ لیکن اس مضمون میں اُس نے [illegible] دشمن پاکستان ابوالکلام آزاد کی جس طرح قصیدہ خوانی کی ہے، وہ یقیناً ملت اسلامیہ اور اہلیان پاکستان کے ساتھ مذاق کرنے اور انکا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ شورش کا ابوالکلام آزاد اسکی قصیدہ خوانی کے برعکس فی الواقع کون تھا؟ وہ سب دنیا جانتی ہے۔ اور اس جگہ اپنی طرف سے کوئی تبصرہ کرنے کی بجائے اسوقت "نوائے وقت" و ظفر علی خاں کی تحریرات کی روشنی میں یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ شورش پاکستان کی گود میں بیٹھ کر دشمن پاکستان (باقی صفحہ)

مکتوب صاحبزادہ صاحب بنام شورش کاشمیری

[illegible] — جناب [illegible] صاحب

آپ کا دوسرا رجسٹری مکتوب موصول ہوا، اور اس سے قبل جو مکتوب آپ نے ارسال کیا تھا، افسوس کہ اسکے جواب میں حقیقت پسندی و حق پرستی کا ثبوت دینے کی بجائے آپ نے معاندانہ موقف اختیار فرمالیا، اور اب آپ بحث کا رخ پھیرنے کیلئے الزامات پر اُتر آئے ہیں۔ حالانکہ نزاع میری اور آپ کی ذات کا نہیں کہ میں آپ کے اور آپ میرے اعمال کا محاسبہ کرتے پھریں۔ دیوبندی بریلوی نزاع کسی کی ذات و اعمال پر نہیں، بلکہ عقائد پر مبنی ہے۔ اور آپ نے میری ذات پر جو حملے کیے ہیں، اگرچہ میں اُنکے جواب میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں، لیکن چونکہ اس سے اصل نزاع اُلجھ جائیگا، اسلئے میں آپ کے ذاتی حملوں سے صرف نظر کرتا ہوں اور آپ کو اصل بحث و موضوع کی طرف لانا چاہتا ہوں، کیونکہ بنیادی اختلاف و اصل نزاع کا خاتمہ اسی طرح ممکن ہے، اور اسی صورت میں آپ کی یہ شکایت رفع ہو سکتی ہے کہ علماء بریلی علماء دیوبند کو کافر گردانتے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے مکتوب میں عرض کر چکا ہوں کہ بریلوی علماء کرام کو علماء دیوبند سے یہ شکایت ہے کہ اُن کی عبارات سے عظمت و شان رسالت کی تنقیص و توہین ہوتی ہے، اور یوں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و گستاخی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور یہ بات قابل تکفیر ہے، تاکہ وہ اُن عبارات کو واپس لیں اور توبہ کرلیں، اور یا یہیں بتائیں کہ ان عبارات میں تنقیص نہیں، بلکہ تعریف پائی جاتی ہے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ تیسری صورت رفع نزاع کی اور کوئی نہیں۔ اس بنیادی اور اعتقادی الزام کے جواب میں آپ میرے ذاتی کردار پر حملہ کر کے بحث کو اُلجھانا چاہتے ہیں، حالانکہ جیسا میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ دیوبندی بریلوی نزاع نہ میرے اور آپ کے اعمال کے متعلق ہے، اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی نتیجہ و فائدہ متوقع ہو سکتا ہے، اسلئے ہم آپ کے ذاتی حملوں سے مرعوب ہو کر غلط بحث نہیں ہونے دینگے۔ آپ نے لکھا ہے کہ ہم اس مسئلہ میں تین تین نمائندوں کے ذریعہ بحث و تحقیق سے فیصلہ کرلیں۔ **مجھے یہ چیلنج منظور ہے۔** دیوبندی مسلک کے ان تین نمائندہ افراد کو آگے لایئے، جو کہ وہ ذمہ داری کے ساتھ گفتگو کریں، اور ہم بھی اپنے تین نام پیش کریں۔ جماعتی نمائندگی کے بغیر غیر ذمہ دار افراد سے گفتگو کا کوئی فائدہ نہ ہوگا، کہ انکی فتح و شکست کو کون مانے گا؟ اور اگر آپ اپنے پیش کردہ تینوں ناموں ہی کو مناسب و کافی سمجھتے ہیں، تو اس صورت میں بھی ماہ رواں تک لاہور، ملتان اور کراچی کی دیوبندی تنظیموں اور اداروں کی طرف سے انکے حق میں اعتماد کا اعلان ضروری ہے۔ اس بنیادی بات کو طے کرنے کے بعد وقت اور مقام و دیگر امور کا فیصلہ کر لیا جائے گا۔ آپ تاخیر نہ کیجئے گا، تاکہ جلد از جلد احقاق حق ہو کر یہ نزاع ختم ہو، اور ملک و قوم کو ذہنی انتشار و خلفشار سے نجات مل جائے، اور مکمل سکون و اطمینان کی فضا قائم ہو۔ میرے اور آپ کے کردار کو اللہ کریم بہتر جانتا ہے، اور مسلمان ہر بنائے شہرت و اعمال مجھ سے واقف ہیں۔ اپنے عقیدے کا تحفظ کیجئے، گستاخی مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے اپنے دامن کو بچائیے۔ میں یہ سب کچھ ہر بنائے ہمدردی آپ سے کہہ رہا ہوں، تاکہ آپ سب کا خاتمہ بالخیر ہو۔ دنیا فانی ہے، جذبات و مفادات سے بالا ہو کر راہ صواب کی تلاش کیجئے، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی گستاخی بھی تمام عمل کو تباہ کر دیتی ہے۔ فقط **فیض الحسن** ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء

ہفت روزہ ——— سواد اعظم لاہور ——— ۲۰ نومبر

"فرقہ پرستی کی فضا پیدا کرنے میں غیر ملکی ایجنٹوں کا ہاتھ ہے"

یہ بیان دو دن قبل جو مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس جناب [illegible] نے کی انتہا پسندی عناصروں کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اسی خطاب میں آپ نے یہ بھی کہا کہ فرقہ پرستی کو ہوا دینے والے اپنے ملک اور مذہب کے وفادار نہیں ہیں نیز آپ نے فرمایا کہ اس قسم کے تنازعات پیدا کرنے والے مختلف طبقوں میں منافرت پھیلا کر ملک کو کمزور کر رہے ہیں۔ "مسٹر عالم" نے جو کچھ فرمایا ہے۔ ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور صرف ہم ہی نہیں بلکہ ہر باشعور محب وطن پاکستانی اس کی تائید کرے گا یہ سوال کہ وہ کون سے ہاتھ ہیں جو سلمانوں میں بالخصوص موجودہ حالات میں ملک کے ساتھ غداری کر رہے اور دشمن کے عزائم کی [illegible] کو [illegible] رکھنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے جس طبقے نے ملک کی تحریک قیام میں حصہ لیا ہو وہ اس مسلمہ میں [illegible] یقیناً [illegible] کسی صورت [illegible] ہیں اور [illegible] پاکستان کے حصول کی کوششوں میں [illegible] اور پاکستان کے دشمنوں کانگریس اور ہندوؤں کا آلہ کار بنتا ہوا پاکستان کے قیام کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہو۔ اور ملک [illegible] کی کوششوں اور خواہشوں کے برعکس وجود میں آیا ہو ان سے کبھی بھی محب وطن ملک سے وفاداری اور ملک کو کمزور کرنے کی کوشش [illegible] نہیں۔ تاہم وہ اس بات کا انکار نہیں کر سکیں کہ ہماری کوششوں کے باعث پاکستان معرض وجود میں کیوں آیا تھا اور دو قومی نظریہ کا بنیادی [illegible] کا سامان [illegible] ہوا تھا۔ اور یہ بات بھی کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ کانگریسی احراری مودودی تیا پاکستان کے بدترین مخالف تھے۔ اور اس وقت جبکہ مسلمانوں کی سیاسی [illegible] موت کا سوال تھا وہ ہندوؤں و کانگریس کے ہاتھوں میں کھیل رہے تھے۔ اور متحدہ ہندوستان میں ہندو اور کانگریسی مولویوں کا سب سے بڑا لیڈر تھا جس کا نام مولوی حسین احمد مدنی کانگریس کا پرچار [illegible] اور قیام پاکستان کا سخت ترین دشمن تھا۔ اسی کانگریسی مولوی نے مسلم لیگ میں شرکت کو حرام قرار دیا تھا۔ اور قائد اعظم کو کافر اعظم کے خطاب سے نوازا تھا یہی وہ [illegible] مولوی تھا جس کے [illegible] ڈاکٹر اقبال نے فرمایا تھا

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ	ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است	چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست	اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

اور یہ بات بھی کسی سے مخفی نہیں کہ ہفت روزہ چٹان لاہور کے ایڈیٹر شورش کاشمیری کو دیوبندی اور [illegible] قیام پاکستان کے خلاف [illegible] اور قیام پاکستان کے بعد بھی مخالف احراری لیڈر مولوی عطاء اللہ بخاری جس نے کہا تھا کہ [illegible] پاکستان کی [illegible] بھی [illegible] کا شورش کاشمیری خاص [illegible] اس وقت بھی جبکہ پاکستان کے دشمن اس کے خلاف مختلف منصوبے بنا رہے ہیں اور ہندوستان نے اپنی فوج کا ایک بہت بڑا حصہ پاکستان کی سرحد پر جمع کر رکھا ہے یہی شورش کاشمیری ایسے نازک وقت میں فرقہ پرستی کو ہوا دے کر اور مختلف طبقوں میں منافرت پھیلا کر ملک کو کمزور کر کے پاکستان سے غداری کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اور اپنی کانگریسی ذہنیت کا ثبوت دے رہا ہے اور اب پاکستان و ہندوستان میں موجود نظریہ پاکستان کے [illegible] مخالف ہندو مولوی احراری [illegible] نظریہ پاکستان کے مخالف [illegible] مرکز دیوبند سے اس کو خاص ہدایات پہنچ رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شورش کاشمیری جو خطیب ہے اس دوران میں متعدد بار بھارت سے یہاں آ کر شورش کاشمیری کی [illegible] بہت افزائی کر گیا ہے جس کے باعث ملک بھر میں فرقہ وارانہ اختلاف و منافرت کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں۔ اور یہ معاملہ انتہائی شدت و سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ ایسے ناقابل تردید روشن و واضح حقائق کی موجودگی میں اس بات میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے کہ فرقہ پرستی کی فضا پیدا کرنے میں غیر ملکی ایجنٹوں کا ہاتھ ہے۔ ان حالات کی روشنی میں غیر ملکی ایجنٹوں کی پہچان میں کوئی اخفا باقی ہے؟ کیا اب بھی ان غیر ملکی ایجنٹوں کے بارے میں تاخیر کی کوئی وجہ جواز ہو سکتی ہے؟ کیا ان غیر ملکی ایجنٹوں اور ان کے سب سے بڑے دشمن بھارت کے پرانے ہی خواہوں کا ہاتھ اس وقت پکڑا جائے گا جب وہ پاکستان کی شہ رگ تک پہنچ جائے گا؟ ہمیں افسوس ہے کہ حکومت مغربی پاکستان کے ہی خواہوں اور پریس کے مسلسل احتجاج کے باوجود اس مسئلہ میں نا روا حد تک چشم پوشی سے کام لیا ہے۔ ورنہ قریب تھا کہ ابتداء ہی اس فتنہ کو دبا دیا جاتا اور دستور ہی کے تحت "چٹان" اور اس کے دریدہ دہن ایڈیٹر کا قانونی طور پر محاسبہ کیا جاتا۔ تو یہ معاملہ اس حد تک نہ پہنچتا جس حد تک اب پہنچا ہے۔ خدا اب بھی اس کا جلدی محاسبہ نہ کیا گیا۔ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے ہمیں اس مسئلہ میں صوبائی وزیر قانون سے بالخصوص شکایت ہے کہ انہوں نے جو رویہ اختیار فرمایا ہے۔ اس سے جانبداری و طرفداری کی بو آتی ہے۔ اور فتنہ پرداز افراد کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ پہلے تو انہوں نے لاہور میں صرف پوسٹر بازی کی مذمت فرمائی۔ اور جس "چٹان" میں باقاعدہ فرقہ وارانہ اشتعال انگیز مواد شائع ہوا تھا۔ نہ اس کے متعلق کچھ کہا نہ اس کے خلاف کوئی کاروائی فرمائی۔ حالانکہ "چٹان" کی اشتعال انگیزی ہی پوسٹر بازی کی موجب تھی اور اس کی دلآزاری قابل برداشت تھی کے رد عمل کے طور پر ایک اشتہار بازی شروع ہو گئی تھی۔ جس "چٹان" کی اس بے جا دل آزاری سے پہلے فضا پر سکون تھی۔ اور اس قسم کی کوئی بات نہیں تھی۔ اور اگر "چٹان" اس مسئلہ کا رخ نہ کرتا تو اس قسم کی کوئی چیز منظر عام پر نہ آسکتی تھی قطع نظر اس سے کہ پوسٹر بازی پر کوئی قانونی گرفت ہو سکتی تھی یا نہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کسی کی دل آزاری، فرقہ وارانہ منافرت پھیلانا خود خلاف قانون نہیں ہے؟ اور یہ "چٹان" ان کی نظر میں نہیں آتا تھا؟ اور ابتداء ہی میں اس کا محاسبہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس فرقہ وارانہ کشمکش کے دوران صوبائی وزیر قانون نے لاہور میں ایک فرقہ وارانہ اہل حدیث کانفرنس میں شمولیت فرمائی۔ اور اس کانفرنس میں فرقہ پرستی کو سب سے زیادہ ہوا دی گئی اور مختلف طبقوں میں منافرت پھیلانے والا شورش کاشمیری بھی شامل ہوا تھا اور اس کانفرنس میں فرقہ وارانہ کشیدگی و منافرت کو پوری طرح ہوا دی گئی۔ اور بالخصوص شورش کاشمیری نے ملک کی اکثریت اور سلف کے قیام میں سب سے بڑا حصہ لینے والی اہلسنت بریلوی جماعت کے خلاف انتہائی خبث باطنی کا مظاہرہ کیا۔ وزیر موصوف کا یہ اقدام نہیں سمجھ سکے کہ کسی وزیر کے لئے اس قسم کے فرقہ وارانہ جماعت کی کانفرنس میں شمولیت اور خصوصاً موجودہ کشیدگی کے دوران ایسے اجتماعات میں شرکت کی وجہ جواز کیا ہے؟ پھر یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ جب یہ صحیح ہے کہ "چٹان" کی اس کاروائی و طرف کے خلاف فرقہ وارانہ مہم کے باوجود اب تک اس میں سرکاری اشتہار شائع ہو رہے ہیں تو کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ انسپکٹر جنرل پولیس موصوف کے بیان کے بعد حکومت اب اس سلسلہ میں مزید تاخیر نہیں کرے گی اور صحیح حقائق کی روشنی میں فرقہ وارانہ منافرت کا آغاز کرنے اور فرقہ پرستی کی آگ کو تمام تر ملک میں پھیلانے اور بھڑکانے والے عناصر و غیر ملکی ایجنٹوں کا پوری طرح محاسبہ فرما کر ملک میں امن و سکون بحال کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گی۔ اب اس مسئلہ میں زیادہ تاخیر نہیں ہو گی۔ کسی قدر ظلم و غضب کا مقام ہے کہ ایک اقلیتی دیوبندی فرقہ جس نے قیام پاکستان کی باجماعت مخالفت کی تھی ان کو ملک پر مسلط کر دیا گیا اور نہایت اعلیٰ اوقاف دے کر ان کو تقویت پہنچائی اور سرمایہ بات مشتعل کر رہے جن کی ملک میں عظیم اکثریت ہے۔ اور قیام پاکستان میں جن کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔

دشنام طرازی بند کرو

(۱) بہتر ہے کہ "چٹان" ہر اہل حق پر دشنام طرازی کر رہا ہے حکومت اس دشنام طرازی کو بند کروائے تاکہ ہم مخالفانہ اقدامات واپس لے سکیں۔

(۲) تمام کفری عبارات ضبط کی جائیں تاکہ کفری فتاویٰ خود بخود ختم ہو جائیں۔ توہین رسول کی عبارتوں کی موجودگی میں کفریہ فتاویٰ کا واپس ہونا ناممکن العمل ہے۔

دیوبندی ٹولے کی کفرسازی

بجواب چٹان

دیوبندیوں پر دیوبندی طمانچہ ، اپنے بیگانے سب انکی [illegible] جاتے ہیں

شورش صاحب نے حضرت علماء اہل سنت [illegible] کا ذکر کر کے ان کو فرقہ سازی کا طعنہ دیا ہے اور دیوبندی علماء کے ساتھ حاجی امداد اللہ، شبلی نعمانی، سرسید، ڈاکٹر اقبال، اور ظفر علی خاں کو بھی اپنے کرنے میں شامل کر لیا ہے۔ [illegible] حضرات کو بھی اپنے ساتھ لے لیا ہے، اور بریلوی اکیلے رہ گئے ہیں۔ اگر شورش صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اپنے ساتھ ملا لیتے تو حساب مکمل ہو جاتا۔

بہرحال ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ شورش نے اہل سنت کے خلاف جو پروپیگنڈے کئے ہیں [illegible] دیوبندی مذہب میں خود انکے متعلق [illegible] نہیں ہے، بلکہ [illegible] دیوبندی مشاورے کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں [illegible] شورش صاحب دیوبندیت کے [illegible] علمائے اہل سنت کے متعلق [illegible] پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ ذیل میں اپنے بیگانے کا [illegible] دیوبندی مذہب کی فتوے بازی و کفرسازی کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمایئے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی یہود سے بدتر

"محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا، اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اسلئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا، انکو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، انکے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا، انکے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا، [illegible] تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں [illegible] عموماً اور [illegible] جان کر اس سے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین و اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو وجہ اس کی تکلیف [illegible] مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اسکے اور اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس سے اور اسکے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے اور [illegible] ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ غرضیکہ وجوہات مذکورہ بالا کی وجہ سے ان کو اسکے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے [illegible] بیشک جب اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہئے وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اسقدر رنج و عداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں۔"

(الشہاب الثاقب صفحہ [illegible] مصنفہ مولوی حسین احمد [illegible])

محمد قاسم نانوتوی کافر ہے

(دیوبندیوں کا فتویٰ)

"قاسم العلوم [illegible] حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کو خود مفتیان دارالعلوم دیوبند نے [illegible] اہل سنت والجماعت سے خارج کیا بلکہ [illegible] کافر مشہور ہوا اور [illegible] (قاسم نانوتوی) کافر ہے، جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے [illegible] تعلق نہ رکھیں۔"

(ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل [illegible])

شبیر احمد عثمانی ابوجہل ہے

مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی خود کہتے ہیں کہ "دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے گندی گالیوں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے (شبیر احمد) متعلق چسپاں کئے جن میں ہمکو ابوجہل تک کہا اور ہمارا جنازہ نکالا ۔۔۔ دارالعلوم کے طلباء نے میرے قتل تک کے حلف اٹھائے، اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازہ میں پھینکے گئے کہ اگر ہماری ماں بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جائیں۔"

(مکالمۃ الصدرین صفحہ [illegible])

ابوالکلام آزاد بے ادب و بھٹکا ہوا ہے

"ابوالکلام آزاد [illegible] خواہش کو متبع اور اپنی رائے کو [illegible] اور راستہ [illegible] سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور اکابر امت کا بے ادب ہے۔"

([illegible])

سرسید محمد بے دین

"سرسید بے دین ملحد یا [illegible] گمراہ ہے، جو خود گمراہ ہوا اور لوگوں کو گمراہ کیا۔ اگرچہ اس کا کفر [illegible] تو ممکن تھا کہ لوگ اس پر ایمان لے آتے۔ بس یہی وجہ اس [illegible] کی حالت کو [illegible]" ([illegible])

شبلی نعمانی کافر ہے

"جنگ میں شبلی سرسید کے بارے میں [illegible] خوش اعتقادی رکھتا ہے [illegible] کہ دین اسلام میں کسی کافر کے کفر سے چشم پوشی [illegible] نہیں۔" ([illegible] ص ۳۳)

عطاء اللہ شاہ بخاری مودودی کا بھائی ہے

بخاری صاحب نے ایک شعر کہا تھا کہ

لندن کعبہ، ناگپور کراچی
سراسر کفر و کفر و دون کفر

اور اسکی شرح یوں کی تھی کہ "آج تو کفر میں بھی امریکہ ہے یا برطانیہ۔ بہرحال [illegible] ہے۔ میں تو پوچھتا ہوں کہ کعبہ سے [illegible] کراچی تک ہر جگہ کفر ہی مسلط ہے۔" بخاری کے اس شعر [illegible] پر مولوی احمد علی لاہوری نے یہ الفاظ فتویٰ صادر کیا۔

"اس شخص (عطاء اللہ بخاری) کو [illegible] مودودی صاحب کے دماغ کو [illegible] کی کوشش کر رہے تھے کہ وہ اس عقیدہ سے تائب ہوں ۔۔۔ اب سرزمین پاکستان نے مودودی صاحب کا دوسرا بھائی جنا ہے ۔۔۔ یہ شخص [illegible] ورنہ اگر صاحب بصیرت ہوتا تو [illegible] کے متعلق ایسے الفاظ کبھی بھی استعمال نہ کرتا۔ ہم [illegible] کو کیا کریں۔ ہم اس کے سامنے [illegible] شعر کی عبارت اور اس فقرے کو رکھتے "آج تو کفر میں بھی امریکہ ہے یا برطانیہ" یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس شخص کے اس فقرہ سے [illegible] مرزا غلام احمد صاحب بھی کیا کرتے تھے۔ ایک زندہ انسان کو [illegible] کے متعلق جو [illegible] مسلمانوں کا قبلہ ہو انکے متعلق مسلمانوں کی دل آزاری کرنے والے الفاظ لکھ کر [illegible] کہاں کی عقلمندی ہے۔ [illegible] حکومت سعودیہ نے [illegible] ایک اسلامی حکومت کی ان [illegible] کو نظر انداز کر کے اسے کہا "آج تو کفر میں بھی امریکہ ہے یا برطانیہ" بکفران نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ [illegible] اس شخص کی یہ حالت ہے کہ [illegible] لفظ استعمال کر رہا ہے [illegible] مسلمان ہمیشہ [illegible] کہتے ہیں۔" (روزنامہ کوہستان [illegible] نومبر [illegible])

مودودی منافق و دجال ہے

"مودودی [illegible] ایک نیا اسلام لے آنا چاہتا ہے جیسے کہ مرزا صاحب لے آنا چاہتا تھا۔ مودودی منافق دجال، اور [illegible] اہل سنت والجماعت کے زمرے سے خارج [illegible] ایسے شخص کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل کرنا اسلام کی توہین ہے۔" (حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب مرتبہ احمد علی لاہوری)

احمد علی کی مقدس فرعونیت

"[illegible] کے اعتبار سے بیشک مولوی احمد علی صاحب مولوی ہیں، لیکن [illegible] ان کی [illegible] ثبوت [illegible] ہیں۔ یہ دیکھ کر [illegible] کے علاوہ [illegible] سکتا ہے۔ کیا کوئی [illegible] مولوی ایسی گستاخیاں کر سکتا ہے۔"

(ماہنامہ تجلی دیوبند [illegible])

سمجھ لیتے ہیں سنی انکر الاصوات سے اسکو

(از جناب محمد حسین صاحب [illegible])

مسلمانو! سنو تم گرچہ ہو گی مختلف آراء
جہاں دیکھا یہی بے اطمینانی ہی نظر آئی
اگر اطمینان ہوتا [illegible] مخلص ہوتا
[illegible]
یہ اطمینان [illegible] تحریک [illegible] سے
یہ اطمینان [illegible] ہی سے
مگر یہ تو غلامان محمد ہی کی دولت ہے
غلامان محمد کی غلامی جسکو حاصل ہے
سنا ہیں نے کہ شورش کے ہیں مرشد گولڑہ والے
اگر شورش بزعم خود مہذب اور مومن تھا
[illegible] عالم کی تربیت سے
[illegible] کامل [illegible]
[illegible] صاحب کی [illegible]
سمجھ لیتے ہیں سنی انکر الاصوات سے اسکو
[illegible] آدمی بنتا ہے [illegible] گے کا

مگر [illegible] اطمینان ہو تکی [illegible]
[illegible]
مگر ہے پاس بھی [illegible] اطمینانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شورش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہیں کب [illegible] اپنے مرشد کو [illegible]

سنبھل لو وقت ہے اچھا ہو گے ورنہ پچھتاؤ گے
[illegible] تو پھر [illegible] کافی ہو گا [illegible]

مولوی احمد علی کی فرعونیت علامہ عثمانی دیوبندی کی نظر میں

گو کھائے تو ہاتھی کا کھائے کہ بچ بھی رہے (تجلی دیوبند)

● بقول شخصے گو کھائے تو ہاتھی کا کھائے جو بہت بچ رہے ... اسی مقولہ پر عمل (مولوی احمد علی) نے عمل کیا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اپنے لئے ... خود حضرت مولانا صاحب ... لکھا گیا ہے مگر مولانا مودودی کے لئے کوئی القاب آداب نہیں ... پیرابازی میں ... مولانا مودودی لفظ ... بھی وہ ... پسند کیا ہے۔ جسے مقدس فرعونیت کا نام دیا جا سکتا ہے۔ (تجلی دیوبند ... ص ۴۳)

● لاہور کے ایک مولوی احمد علی کا دعویٰ ہے کہ شیطان کو حضرت آدم کو سجدہ کا حکم ... اللہ سے بھول ہوئی ... بھول ہوئی کہ شیطان ... اس کے علاوہ ان مولوی صاحب کا دعویٰ ہے کہ قرآن و حدیث کو جتنا صحیح میں نے سمجھا ہے گذشتہ ... سو سال میں کسی نے نہیں سمجھا ... اپنے مریدوں کو ... اپنی کرنے ... جنت میں سب سے اونچی بلند ... والوں کا میرا مقام جنت ... میں سب سے اونچا انبیاء کی صف میں ہے۔ ان مولوی صاحب نے مجھے ... خواب میں ... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... امور کے انتظام ... مجھ سے مشورہ لیتے ہیں اور ... کی نماز ... یا مسجد نبوی میں پڑھتا ہوں ... انہوں نے مجھے لکھا کہ ... دیکھ عرش و کرسی سب دیکھتا ہوں ... مجھ پر ختم ہے ... مولوی احمد علی صاحب کی ایک کتاب ہے ... "..." ... نے لکھا ہے کہ ... قرآن میں ... ہیں ... اور میں ... کتاب ... مولوی احمد علی صاحب ... اور یہ ... (ماہنامہ تجلی دیوبند ...)

حضرات ... میں داخل نہیں۔ ان کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ انکو مسجد کا امام ... ایسے عقائد والوں سے اور دوسروں کو کافر و مشرک سمجھنے والوں سے قطع تعلق کر لینا اور سلام و کلام بند کر دینا چاہئے۔ ... مجبوری اور ضرورت کے وقت جائز ہے ... فی الحقیقت ... کی مخالفت کا ذریعہ ہے

تحسین ... حنفی کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوتی؟ ... نہیں ہوتی۔ (مولوی غلام خان کا ... کے باوجود دیوبندی علماء کرام کو ... فرقہ ... جلسوں میں مدعو کرنے کا مقصد صرف ... ذریعہ فراہم کرنا ہوتا ہے ... تعجب ہے ... مولوی غلام اللہ خان صاحب کا ... صحیح نہیں ہے ... علماء کرام مولوی صاحب کے جلسوں میں نہیں آسکتے، کیونکہ مولوی خان صاحب کا ... پروگرام ... (انکشاف حقیقت ...)

(دیوبندی - راولپنڈی)

مسلکِ احمد رضا کوئی مٹا سکتا نہیں

(از کلام قطب الدین احمد اشرفی برکاتی)

یں کبھی تبلیغ دیں سے ہٹا سکتا نہیں
کوئی شورش کوئی ... کوئی ... کا غلام
ایک شورش کیا ہزاروں شورشیں پیدا ہوں گر
میں نے دیکھے ہیں ہزاروں دیوبندی مولوی
منتفق اہل نظر ہیں انکے استدلال پر
اولیاء کا یہ تصرف ہے وہابی دیکھ لے
... لاکھ ... جا نہیں
صرف وحدت ہی نہیں ... رسالت کے بغیر
حق پرست ... حق پر ... ہدایت ...
... حقیقت ... تب ... تو ... نہیں
... پر ... مشن سے ... نہیں
اہل سنت کا ... ہے ...
... رہنما ... دین ...
... گستاخ ... گر ... دیں

کوئی باطل رتبۂ حق سے گرا سکتا نہیں
سنیوں کے نام کو بٹہ لگا سکتا نہیں
مسلکِ احمد رضا کوئی مٹا سکتا نہیں
اہلسنت کے مقابل کوئی آ سکتا نہیں
ہاں مگر شورش سے جاہل کو بچا سکتا نہیں
انکے در پر بے ادب گستاخ جا سکتا نہیں
مصطفٰے کا مرتبہ کوئی گھٹا سکتا نہیں
بے وسیلے مصطفٰے کے رب کو پا سکتا نہیں
طالب زر کو کبھی خاطر میں لا سکتا نہیں
ان کو ... کا شورش ... جا سکتا نہیں
منحرف انکو ... سے ہٹا سکتا نہیں
انکو اس ... کا شورش ... سکتا نہیں
دیو کے بندوں کو ... ہوش ... سکتا نہیں
بھاگ ... جاسوس ... پھر آ سکتا نہیں

غوث اعظم ... بہر خدا امداد کو!
دین پر حملوں کی ... اب لا سکتا نہیں

کیا قائد اعظم کافر اعظم تھے؟

علامہ حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام ... قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا۔

(مکتوب ... شبیر احمد عثمانی ص ...)

حسین احمد مشرکی و احمق تھے

مولوی شبیر احمد عثمانی نے مولوی حسین احمد کے متعلق کہا "... بڑے درجے کی شقاوت و حماقت ہے کہ ... قائد اعظم کو کافر اعظم کہا جائے"

(مکالمۃ الصدرین ص ...)

جو کتب ... سے ... ہے ... دیوبندی علماء ... کہا ہے ... سے ...

علماء دیوبند کے پیچھے نماز ممنوع

مولوی غلام خان صاحب کے نزدیک ... دیوبندی مولوی صاحب کے پیچھے نماز ... ہوتی ... مولوی صاحب کا ... تمام ... کو کافر مشرک بنا ... ایک ... مسلمان ... سے ... کہا ... حضرت مولانا ...

خواجہ حسن نظامی کی ...

... خواجہ حسن نظامی ... مسلک ... نام ... اخبار ... وہ خود ... منادی ہے جس میں خدا اور رسول ... منکروں اور مشرکوں ... کیلئے ... نکلتی ہے ... ہندوؤں کی ... منادی ... تنگ ... ہیں اور اس ... عزیز ... کتاب تصنیف کر کے ... ناموس ... ہیں ... امریکن ... سوسائٹی کے سامنے ... عیسائیت اور اسلام کی ... مسلمانوں کے ساتھ عیسائی ... وطن ... مکان ... ہیں جو کر ... ہندوستانی ... کے نام سے ... ہیں وہ حضرت امیر ... رضی اللہ عنہ کے ... اسلام میں ... مسلک کا پاس ... خواجہ حسن نظامی نے ... اسلام ... ثابت کر ... نہ صرف ... انسانیت ... مخلوق کو ... ہندو ... ہیں ... (ماہنامہ تجلی دیوبند ... ص ...)

عنایت اللہ مشرقی اسلام سے خارج

... مشرقی ایک ... اور اسلام ... خارج ... (مولوی محمد شفیع دیوبندی)

شیعہ رافضی کی اسلام دشمنی

"... کے اصل ... مقصد قرآن، اسلام اور رسول ... رافضہ ... اسلام ... تھا ... اسلام کو مٹانا تھا ..."

... مذہب شیعہ کا مقصد ... اسلام ... جائے ... کے ہاتھ سے حضرت علی کی شہادت ہوئی ... امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ... اگرچہ ... مسلمانوں میں ... اسلام سے ... مسلمانوں سے ... مذہب ... مذہب کو فروغ ...

قسط دوم

اصل جھگڑا

کیا دیوبندی مولویوں کیلئے زمین ہموار کی جا رہی ہے؟

ہم ذکر کر چکے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ اور علمائے اہل سنت کے درمیان اصل وجہ نزاع دیوبندیہ کے چار بڑوں کی وہ عبارتیں ہیں جن میں انہوں نے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پائی جاتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ قسط اول میں ہم بانی دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس سے عبارات پیش کر چکے ہیں۔ جن میں انہوں نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کو عوام کا خیال بتا کر ختم نبوت کے ذاتی اور زمانی [illegible] کا انکار کیا ہے۔ [illegible] آپ کے ساتھ جو سلوک کیا ہے [illegible] ہم ذکر کر چکے ہیں [illegible] کہ ختم نبوت [illegible] کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اب آپ کے سامنے دوسرے بڑے مولوی اشرف علی تھانوی کی وہ عبارت پیش کی جاتی ہے جس میں تھانوی جی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو [illegible] جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ تھانوی جی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۷ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بعض علم غیب [illegible] کر کے لکھ دیا کہ

اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان تھانوی صفحہ ۷ مطبوعہ دیوبند)

[illegible] علم غیب ان باتوں کو جانتے کو کہتے ہیں جن کو بندہ حواس یا عقل سے اپنی عقل اور [illegible] سے معلوم نہ کر سکے [illegible] جیسے [illegible] کو [illegible] بچوں کے لیے [illegible] جانوروں کو بھی [illegible] کی تخصیص ہے۔ [illegible] لیکن انکار کے سلسلے میں ہے [illegible] خصوصیت نہیں۔ [illegible] بعض علم غیب جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو [illegible] بلکہ ہر بچے، ہر پاگل، ہر جانور، ہر چوپائے کو بھی حاصل ہے۔ مولوی تھانوی صاحب نے اپنے ان کلمات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک و مقدس علم غیب کو ہر بچے و عام شخص بلکہ ہر ایک بچے ہر ایک پاگل، بلکہ ہر ایک جانور، ہر ایک چوپائے کے علم غیب کے ساتھ تشبیہ دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت شدید توہین کی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات لکھنے والا [illegible] ہرگز امت مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کو کسی مولوی کی عزت پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ دیوبندی کہتے ہیں کہ دیوبندی مولویوں کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے، کیونکہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں تو کوئی حرج نہیں۔ علمائے اہل سنت بریلوی دیوبندیوں کو ان گستاخیوں سے روکتے ہیں تو دیوبندی [illegible] ہونے کے فتوے لگا کر ان پر [illegible] لگا دیتے ہیں۔ کیا سب [illegible] نے خود اس مسئلہ کو بڑا [illegible] ہے۔ لہذا ہم ان کے چاروں بڑوں کی اصل عبارات پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ مسئلہ صاف ہو جائے۔

(باقی ہے)

انگریزوں نے اپنی ضرورت کیلئے پیدا کیا

(یعنی اس مشکل کردہ کو)

کافروں کا دیوبندی ٹولہ

بے نقاب کرنے کا وقت آگیا ہے

اس خاندان کی پوری تاریخ "سواد اعظم" ایک نمبر میں پیش کر رہا ہے قیمت ایک روپیہ

تاریخ کا اعلان عنقریب کیا جائیگا

از [illegible]

شورش کے تاریخی کارنامے

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ آج شورش نے سر اٹھایا ہے۔ بلکہ یہ تو پرانی بات ہے جب کوئی نئی تحریک اٹھی [illegible] مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] شورش نے سر اٹھا کر مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر دیا۔

چنانچہ قرون اولیٰ میں صحابہ کرام شورش رکھنے والوں سے ہی معروف رہے۔ جب ایک طرف سے اصحاب [illegible] شورش [illegible] دوسری طرف اپنے کام شروع کر دیئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم [illegible] سے رحلت کے بعد حضرت صدیق اکبر کو شورش نے [illegible] اٹھایا۔ مسلمانوں سے ان شورش پسندوں [illegible] نکال کر [illegible] لیکن [illegible] شورش کو [illegible] نہیں ہوا [illegible] اس لیے [illegible] خلافت کیسی [illegible] ہو [illegible] یہ بڑے بڑے [illegible] مسلمانوں کے [illegible] میں پڑے تھے۔

حضرت عثمان غنی کے زمانے میں پھر شورش اٹھی۔ اور مسلمانوں میں [illegible] اتفاق ختم ہو گیا۔ اس وقت شورش کو عبداللہ بن سبا نے ہوا دی جس نے حضرت علی کے متعلق [illegible] عقائد پھیلا کر مسلمانوں کی ایک بڑی خاصی تعداد کو گمراہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں جنگ [illegible] کا واقعہ پیش آیا۔

[illegible] مسلمانوں پر کوئی ایسا دور نہیں گزرا کہ جس دور میں شورش نے مسلمانوں کو [illegible] یہ شورش کا ہی [illegible] ہے۔ یہ شورش ہی کی مہربانی ہے کہ سعودی عرب اور مصر کے اختلافات [illegible] پہنچ چکے ہیں۔ [illegible] پاکستان کے خلاف ہے۔ [illegible] بھائی [illegible] کشمیر [illegible] شورش ہی [illegible] ہے۔ [illegible] مسلمانوں کی [illegible] تحفظ ختم نبوت [illegible] اسلام کے [illegible] جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ بھارت میں مسلمان [illegible] ہیں۔

[illegible] پاکستان کا حصہ [illegible] کشمیر کے مسلمان [illegible] معلوم کشمیری بھائی [illegible] اب وقت آگیا ہے۔ اس شورش کو [illegible] کے خلاف [illegible] شورش پسند [illegible] بھارت کے چنگل سے [illegible] سکیں۔

مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ موجودہ شورش کو ختم کیا جا سکے۔

تاریخ میں یہاں ہے کہ [illegible] شورش نے سر اٹھایا [illegible] اسلام نے [illegible] عبداللہ ابن سبا کے جانشین معلوم [illegible] کون مسلمان [illegible] ہے۔ تاریخ ان کی شورش سے بھری پڑی ہے۔ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا ان کے [illegible] ہے۔

آخر میں [illegible] حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ [illegible] اور [illegible] کے شورش کے [illegible] تاکہ ملی [illegible] قوم کو تیار کر سکیں۔

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کے سربراہ پنڈت نہرو کی سازش سے یہ شورش [illegible] مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر [illegible] کشمیر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ [illegible] ہم [illegible] کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و مددگار ہو۔ آمین ثم آمین

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہر شہر میں

★ ۲۵ فیصد کمیشن دیا جاتا ہے

★ پرچوں کی واپسی نہیں ہوگی

★ [illegible] اشاعت پر حساب بیباق کرنا ہوگا

دیوبندی سومنات پر محمود غزنوی کا گرز

دیوبندیوں کی کفری عباؤں میں دیوبندیوں کا باہمی جھگڑا

(از مولانا محمد اصغر علی صاحب۔ وسن پورہ۔ لاہور)

مدیر چٹان کی دیدہ دہنی

شورش کاشمیری جیسے سوئے ہوئے نثر بندی سیاسی ادبیات کا علم ہی نہیں جس کی گذشتہ زندگی اس کے لئے باعث شرم و ندامت ہے ایسے کردار کا حامل ہے جس پر شرافت و تہذیب سینہ کوب ہے۔ ایسے شخص کے لئے مناسب تو یہی تھا کہ وہ علمائے کرام کے جھگڑے میں ٹانگ نہ اڑاتا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آجکل چٹان دم توڑ رہا ہے جسے اب سہارا دینے کے لئے شورش نے یہ نئی شرارت شروع کی ہے کہ علمائے کرام پر کیچڑ اچھال کر چٹان کی مقبولیت میں اضافہ کیا جائے۔ اسی لئے ایک عرصہ سے کبھی وہابیت کے جلسوں کے خلاف نمبر اگل رہا ہے کبھی علما کے خلاف اپنی ہرزہ سرائی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ حال ہی میں وہ کہیں قائل ہو گیا اور وہاں کسی محفل میلاد کو دیکھ کر اپنے دیوبندی مسلک کا مظاہرہ کرکے اب شتاب لکھنے لگا۔ ان جلسوں میں جو چیز سب سے زیادہ اس کے لئے باعث کلفت ہوئی وہ "نعرے" ہیں جو شیدائیان حضور رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ان پاک محافل میں لگاتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔

> "اب نعروں کا دور شروع ہوتا ہے نعرہ تکبیر نعرہ غوثیہ اور نعرہ علیہ ... کیسے عجیب و غریب نعرے ... وہ کا کوئی مسلمان اگر ... سے تو وہ بول پر بجز ... رہ جائے۔"

(چٹان ... نومبر [illegible])

یہ عبارت کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ نعرے لگانا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر "شورش زندہ باد" کا نعرہ لگے تو مدیر چٹان کا سیروں خون بڑھ جاتا ہے۔ اس کے برعکس ہمارے مقدسین میں سے کسی سے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کوئی شخص نعرہ لگائے تو مدیر چٹان آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ کیا اس منافقت کے سوا کسی اور چیز سے تعبیر کیا جا سکتی ہے؟

حضور سرورِ کونین کے حضور ... نعرہ لگاتے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین جب حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے پناہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے نعرے لگاتے تھے جنہیں تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ناپسند نہیں فرمایا۔

حقیقت یہ ہے کہ نعرہ در اصل کسی بزرگ سے اپنی والہانہ عقیدت کا مظاہرہ ہوا کرتا ہے۔ ہر شخص اپنے بزرگوں کے نام کا نعرہ لگا کر دلی سکون حاصل کرتا ہے۔ پس جو شخص بزرگوں سے عاری ہو وہ نعرہ لگائے تو آخر کس کا؟ اس لئے اگر وہ دوسروں کو نعرے لگاتا دیکھ کر جلیں بھنیں تو ہو تو ادا کرے۔ پاکستان کے قیام سے قبل جن دیہات میں سکھوں کی اکثریت تھی وہ مسلمانوں کو ان سے روکا کرتے تھے۔ سکھ لوگ تو چلے گئے مگر ان کی ذریت تو غنیمت پاکستان میں موجود ہے جو اپنے بزرگ ... کے مسلک پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ جنہیں ہر وہ چیز جو بزرگوں سے ہو خوب ... عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دلاتی ہے۔ ہم مدیر چٹان کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ دیوبندیوں کی حمایت سے ہاتھ اٹھائے ورنہ وہ دن دور نہیں جب چٹان ہبا منثورا ہو کر تاریخ کی ٹھوکروں میں رہ جائے گا۔

مولانا احمد علی کی حقیقت

مدیر چٹان نے بعض لاہوری دیوبندیوں کی مولوی احمد علی لاہوری کو ایک عظیم ہستی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ مولوی صاحب "قطب زماں" ... کے القاب سے یاد کئے جاتے ہیں لیکن مولوی احمد علی صاحب اگر قطب دوراں ہیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ دیوبندی مذہب میں عنایت کرنا ... ہوتی ہے۔ یہاں ان ... ہیں اس لئے مولوی صاحب کے لئے یہ ... سا لقب کچھ زیادہ موزوں معلوم نہیں ہوتا۔ مولوی صاحب کے کردار کے جو ... اگر یہ ہو جائے تو بجا ہے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مولوی صاحب کی اصلیت پوچھنا ہو تو ہمارے دوست مرزا سلطان احمد بیگ صاحب سے پوچھئے جو ایک بار ان کی بزرگی کا شکار ہو چکے ہیں۔ بیگ صاحب بیچارے دیوبندی مولوی کی حقیقت سے ناواقف تھے۔ کسی معاملہ میں ان کی سفارش کے طالب ہوئے۔ لیکن حضرت مولانا نے مرزا صاحب کی سفارش کی بجائے بیگ کی مخالفت کرکے شیخ ہونے کا پورا ثبوت فراہم کیا۔ سچ ہے۔

ہم شیخ کی سمجھتے تھے مردِ بزرگ
جب غور سے دیکھا تو اچھی عادت بیچ

مرزا صاحب کے ساتھ مولوی احمد علی صاحب کا معاملہ دراصل دیوبندی منافقت کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔ مولوی صاحب کے بزرگ بھی اسی مسلک نفاق پر عمل پیرا تھے جنانچہ اس کی مثال ہمارے معاند حضرت مولانا ... دیتی ہے حیات طیبہ مرتبہ مرزا حیرت دہلوی کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔

> "کلکتہ میں جناب مولانا اسمٰعیل نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے۔ ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں، دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح کی آزادی ہے۔ بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔"

کابر دیوبندی انگریز دوستی کے لئے کیا اس سے بھی زیادہ عملی شہادت کی ضرورت ہے اس کے مقابلہ میں مولانا اسمٰعیل مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ہر وقت مستعد نظر آتے ہیں جنانچہ علمائے افغانستان وغیرہ کے ساتھ آپ کا پہلا جہاد مشہور ہے۔

دیکھو تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ...

مختصر یہ کہ مولانا کے پاس دعا صاحبزادہ ... نے ... سے تشدد ہر مروت سے ... کے لئے لیکن اگر دشمنی اور عداوت تو صرف غریب ... عقیدت مند ... تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔

محبت عشق غیرت کی ... مولانا احمد علی بھی اگر اسی روش پر زندہ ہوتے تو اپنے مرشد کے مسلک نفاق سے ... چلتے۔ اس کے برعکس مسلمانوں سے نفاق کی ... دکھی ہو سکتی۔

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا
کئے جاؤ میخوارو کام اپنا اپنا

دیوبندیوں کے نزدیک خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔

مدیر چٹان نے ایک نظم میں اکابر دیوبند کی خدمات جلیلہ کو خراج پیش کیا ہے اور علماء کو چیلنج کیا ہے کہ وہ ان خدمات جلیلہ کا جواب دیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ چند اہل عقائد کا ایک جائزہ پیش کر دیا جائے جن پر مدیر چٹان بہت ناز کر رہا ہے۔

۱۔ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ (رسالہ امکان کذب) مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب "جہد المقل" مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب۔ حالانکہ صحیح اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ، چوری، زنا وغیرہ سے پاک ہے۔ نیز خدا تعالیٰ کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن۔ "ھذا ما عندنا" "سبحٰن" کہنا بے دینی ہے۔ یہ گستاخی دیوبندیوں کو مبارک ہو۔

خدا جب چاہے علم حاصل کر سکتا ہے

۲۔ اللہ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔ کسی ولی، نبی، جن، فرشتہ کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی۔

صحیح عقیدہ: یہ ہے کہ خدا ہر وقت عالم الغیب ہے اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے جب چاہے کا مقصد یہ ہوا کہ جب چاہے تو جان لے ... خدا کی صفات خود کے اختیار میں ہیں وہ واجب ہیں۔ نیز خدا نے اپنے نبیوں کو بھی علم غیب عنایت کیا۔

اسمٰعیل کے نزدیک خدا ماہیت سے مرکب ہے

۳۔ خدا تعالیٰ کو جہت اور زمانہ اور ترکیب سے منزہ اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔ (مولوی اسمٰعیل دہلوی ایضاح الحق)

صحیح عقیدہ: یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جہت، ترکیب اور ماہیت سے پاک ہے نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے نہ اس کی کوئی ... ہے نہ وہ ... جاتا ہے ...

دیوبندیوں نے بے خبری میں کفر لکھ دیا۔
حضرت تھانوی کے بندوں کے کاموں کی
پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔ جب بندے
پیچھے پڑتے کام کر لیتے ہیں تب ان کو
خبر ہوتی ہے۔ (بلغۃ الحیران مصنفہ
مولوی حسین علی صاحب واں بھچراں
خلیفہ رشید احمد گنگوہی)

صحیح عقیدہ - اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز
کا جاننے والا ہے۔ اس کا علم واجب اور
قدیم ہے۔ جو ایک آن کے لئے کسی چیز
سے بے علم مانے وہ بے دین ہے۔
دیوبندی اللہ کے علم غیب کے قائل نہیں ہیں۔

دیوبندیوں کے نزدیک حضور آخری نبی نہیں ہیں

۵ - دیوبندی خاتم النبیین کے معنے یہ کرتے ہیں۔ خاتم النبیین کے یہ معنے کہنا غلط ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں اور باقی عارضی ہیں۔ لہٰذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجائیں تو بھی خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

صحیح عقیدہ - خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں حضور علیہ السلام کے زمانہ میں یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، ظلی، مراقی۔ مذاقی نبی کا آنا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی معنی حدیث نے بیان کئے۔ جو ان معنی کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔

عبارت بالا اس امر کی موید ہے کہ قادیانی مرزائے مولانا محمد قاسم نانوتوی کے فتویٰ سے دعویٰ نبوت کیا۔ آخر اس میں مرزا کا قصور کیا تھا ان کے بڑے وہ دوست ہے۔ مرزائی دنیا بھر میں مستند (؟) اس کا حوالہ دیتے ہیں کہ آخر وہ اور ان کے ہم مشرب کس منہ سے مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔

اُمتی نبی کے عمل سے بڑھ جاتا ہے

۶ - اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔
(تحذیر الناس مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی)

صحیح عقیدہ - کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا صحابی کسی علمی و عملی کمال میں نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا ایک جو خیرات کرنا ہمارے احد پہاڑ برابر خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

حضور کا مثل و نظیر ممکن ہے

۷ - حضور علیہ السلام کا مثل و نظیر ممکن ہے۔
(یک روزی مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی)

صحیح عقیدہ - سب کچھ اللہ کی مخلوق ہے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل ہیں۔ وہ خاتم النبیین شفیع المذنبین ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔

حضور کو بھائی کہنا جائز ہے

۸ - حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔
(براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

ہے کہ نبی کو بھائی کہنا کتنا درست ہے۔ دیوبندی اس مسئلہ کا حل یہ بتاتے ہیں اور اپنی حالت خراب کر رہے ہیں۔

شیطان کا علم حضور سے زیادہ ہے

۹ - شیطان و ملک الموت کا علم حضور کے علم سے زیادہ ہے۔

صحیح عقیدہ - جو کسی مخلوق کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ مانے وہ کافر ہے۔
(دیکھو شفا شریف)

آخر میں ہم مولانا تھانوی کے اس مشہور و معلوم مسئلہ کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں جس نے علم بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو [illegible]

مشرک گروں کا دیوبندی ٹولہ

انگریزوں نے اپنی ضرورت کے تحت تنخواہیں دے کر کھڑا کیا تھا اور اس انگریزی محکمہ کے انچارج مولوی اشرف تھانوی تھے جو کہ ۶۰۰ سو روپیہ ماہوار (سات ہزار دو سو روپیہ سالانہ) انگریز سے تنخواہ پا کر مسلمانوں کو مشرک بدعتی کہتے تھے۔

مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کا اقرار

دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۹)

اب وقت آگیا ہے کہ انبیاء اولیاء کے گستاخوں اور انگریز ایجنٹوں کی مجمی سازش کو بے نقاب کر دیا جائے۔ ادارہ سواد اعظم اب ان کی بنا سپتی عمل ٹھیکیداری کو بے نقاب کر کے چھوڑے گا۔

(یہ جواب چاہتا ہے)

دلائل ہمیشہ (؟) تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب)

صحیح عقیدہ - حضور علیہ السلام کو حقارت سے بھائی کہنا حرام ہے اور اس نیت سے جو کہ کفر ہے۔ حضور علیہ السلام کو بڑا بھائی کہنا یہ توہین رسالت کے جیسے ہے۔ حضور علیہ السلام کی فرد دوم صحابہ کرام بھی جو اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے آپ کی حرمت کے لئے محرم کو امت کی ماں قرار دیا۔

گرو ہے۔ لیکن دیوبندی اپنے پیر کی بات بنانے کے لئے اس عبارت سے تغیر کرنے کی بجائے اس کی دوراز کار توجیہات کرتے ہیں۔ ہم اس عبارت پر مفصل گفتگو کر چکے اور مولانا تھانوی کی تصنیف اور ان کے متعلق ان کے حواریوں کے لئے ناشتہ عبارات بھی پیش کریں گے۔

معاذ اللہ حضور کا علم جانوروں پاگلوں کے برابر ہے

حفظ الایمان مولانا تھانوی کا ایک مختصر سا رسالہ ہے اس کے صفحہ ۸ پر یہ کفریہ

کفر آمیز اور قدرت گرامیان عبارت دیوبندی کے خبث باطن کا پتہ دے رہی ہے۔
"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ السلام کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

دل کو تھام کے پڑھیے سر پیٹ لیجئے۔ اس طرح آنکھ کی کیسی کھلے گئی ہے۔ حفظ الایمان کی یہ عبارت ایسی ہے جس پر علماء کے اقوال اور فتاویٰ ہیں کہ قائل مرتد ہو گیا ہیں اس کے علاوہ خود اپنی عبارت اس کفریہ عبارت سے صاف ظاہر ہے بلکہ اس کے قائل کو کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔
لیکن مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اس عبارت سے رجوع کرنے اور دربار خداوندی میں تائب ہونے کی بجائے اس کی ڈھٹائی سے وضاحت کی اور اس پر ہی اصرار کرتے رہے۔ اللہ سے ڈریں گرمیں سے کیا کیجئے۔ حالانکہ حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفا شریف میں یہاں تک لکھا ہے۔
"اگر کوئی شخص سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو حقیر کہے یا حضور علیہ السلام کی جوتی پاک کو حقیر کہے یا کوئی عیب منسوب کرے تو یہ شخص کافر ہے۔ کیونکہ اس شخص نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عمل مبارک کی تحقیر کی جو پاک نبوت سے منسوب ہے اور قدم مبارک نبوت سے اس کو ایک گونہ نسبت ہے۔"

اس طرح قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کے ظروف مبارکہ کی طرف آنکھیں بھی اٹھا کر دیکھنے، حضور علیہ السلام کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے کی بھی وعید ہوئی ہے۔
مولانا تھانوی کی اس کفریہ عبارت پر جس کو دشمن حضور نے متعدد بار تنبیہ کی اور مولانا نے بے ادب گستاخ عبارت کو واپس لے لیں لیکن اسمٰعیل دہلوی کا یہ متبع اپنے پیر کی طرح اپنی بکواس پر اڑا رہا اور کفر کے حکم پر آئی ہوئی بات واپس لینے کے لئے تیار نہ ہوا۔

الٰہی کیوں نہ چھپ گئی قیامت جواب ہے

★ ★ ★

★ ★

انگریزوں کے ایجنٹ مولوی اشرف علی تھانوی کی ایک کفری عبارت

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں جو عبارت لکھی ہے [illegible] ایک دو واقعات اگر [illegible] عبارت [illegible] اسی کو [illegible] دیوبندی [illegible] علماء [illegible] گستاخی [illegible] تحقیق کرو [illegible]

> جیسا کہ مسلم ہو معاملہ [illegible] دیوانہ ہوں
> [illegible] میں ہوں جو [illegible] کا پروانہ ہوں

یہ حال اس عبارت پر حضرت مولوی [illegible] کا ہے [illegible] کہ تھیں [illegible] [illegible]

حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی تھانوی صفحہ ۸

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

> دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
> اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حفظ الایمان کی یہ وہ عبارت ہے جس پر ملک کے طول و عرض میں مناظرہ و مجادلہ ہوتا رہا ہے [illegible] عرب و عجم کے علماء نے اس گندی کفری عبارت سے اظہارِ بیزاری کیا بلکہ اس کے قائل کو مرتد قرار دیا۔ اور اس سے رجوع کرنے اور توبہ کرنے کی تلقین کی [illegible] عبارت [illegible] دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین ہے۔ جو علماء اہل سنت و جماعت [illegible] کفر ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شفا شریف میں یہاں تک تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی مبارک چیز [illegible] [illegible] تو وہ شخص کافر [illegible] ہے۔ چونکہ اس شخص نے [illegible] دو جہان [illegible] [illegible] توہین کی [illegible] ہے [illegible] [illegible] ہے۔

ان سب کے باوجود [illegible] رسول [illegible] بہت سے لوگ [illegible] بے ادب مولانا تھانوی [illegible] [illegible] ہو چکی ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] بات پہنچ گئی ہے۔

[illegible] کے آباد کرنے میں [illegible] دیا کافر [illegible] کچھ [illegible] [illegible] تھا [illegible] [illegible] [illegible] انگریزوں [illegible] [illegible] واپس [illegible] جائے گی۔

مرنے کے بعد [illegible] مشہور [illegible] عبارت پر قوم مسلم [illegible] [illegible] کیا علم [illegible] [illegible] انگریز [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بڑے [illegible] جب [illegible] اس عبارت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ظاہر ہے کہ مسلمان [illegible] انگریز [illegible] کے خون [illegible] [illegible] انگریز اپنے [illegible] کامیاب اور تھانوی صاحب [illegible] [illegible] [illegible] انگریز [illegible] عبارت کی [illegible] [illegible] انگریز [illegible] حفظ الایمان [illegible]

[illegible] ناصر الشباب [illegible] [illegible] [illegible] صراط مستقیم [illegible] [illegible] [illegible] ہند [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] ہوتا ہے۔

> قیامت خیز ہے [illegible] پردہ [illegible]
> [illegible] تیری [illegible] [illegible]

تھانوی کی اس کفری عبارت نے دیوبندی مولویوں کو چکر میں ڈال دیا

ہر ایک نے دوسرے کو کافر بنا دیا

مولانا تھانوی کی اس کفری عبارت پر جب [illegible] [illegible] مولانا کے معتقدین نے [illegible] کیا اور مولانا سے [illegible] عبارت کو [illegible] [illegible] [illegible] اپنے پیر کی [illegible] [illegible] [illegible] وقت [illegible] تیار نہ تھے۔

ان کو کہیں نہیں اٹھنی قیامت یہ کیا ہے!

حفظ الایمان کی اس گندی عبارت کو واپس لینے کی بجائے تھانہ بھون، گنگوہ، دیوبند، سہارنپور کے علماء [illegible] عبارت کو رسالہ سے خارج کرنے یا اس [illegible] ترمیم کرنے کے لیے چار آدمیوں کی ایک کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی گئی جس کے ارکان مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، مولوی حسین احمد ٹانڈوی، مولوی عبد الشکور لکھنوی [illegible] [illegible] مقرر ہوئے۔ ان لوگوں نے عبارت پر حاشیے [illegible] [illegible] [illegible] کیا جاتا ہے۔

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی اپنے رسالہ توضیح البیان فی حفظ الایمان صفحہ [illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible] ایسا لفظ ماننے اور تشبیہ کے معنی میں ہی مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں۔ جو اس جگہ متعین ہیں۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں
عبارت متنازعہ میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر اور اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی۔
(توضیح البیان صفحہ [illegible])

اب مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی کی سنیئے۔

> کچھ سمجھ کے ہی ہوا ہوں [illegible] میں
> [illegible] گلستاں [illegible] جا پہنچی

حضرت مولانا تھانوی کی عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں۔ لفظ اتنا تو نہیں فرما رہے۔ اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا۔

یہ لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے اگر اتنا یا اس قدر ہوتا تو البتہ قباحت لازم آتی۔ مولوی [illegible] کے بالکل برعکس ہے۔ [illegible] ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم [illegible] [illegible] کو عقل و شعور سے [illegible] کرتا ہے۔ اور [illegible] [illegible] مولانا ٹانڈوی فرماتے ہیں۔

اس سلسلہ کی شق پر غور کریں تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔
مولانا ٹانڈوی نے اس لفظ ایسا پر کلمہ تشبیہ کی بنیاد ثابت کر دی۔
حاصل کلام یہ ہے کہ مولوی مرتضیٰ کی تاویل کی بنا پر مولوی حسین احمد پر کفر لازم آتا ہے۔ اور مولوی حسین احمد کی تاویل پر مولوی مرتضیٰ کو کافر ٹھہرایا ہے۔
اب دیوبند کی حضرت ہی بتائیں۔ کہ دونوں میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

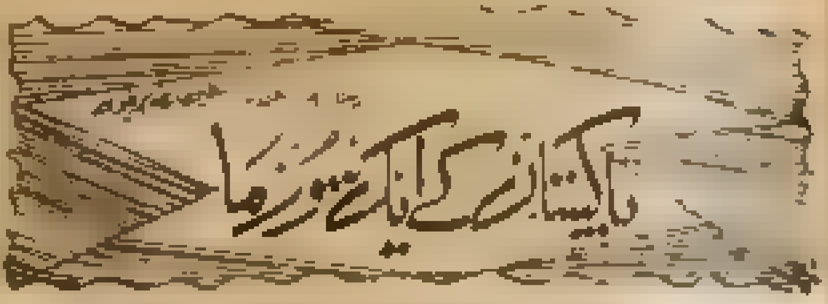

نغمۂ خانہ بدوش

بب لیٹ کر بوجھ کو ن کر نے والے

جو جو لے میں پیدا ہو کر پانے والے

[illegible]

کون آزادی میں بھوکا مرنے والے

[illegible]

زمینداری برباد

[illegible]

حکومت کیوں خاموش ہے

[illegible]

دیوبندی مذہب کی ... پر

مولوی اشرف علی ...

[illegible]

مولوی قاسم نانوتوی پر علماء دیوبند کا فتوائے کفر

اے نانوتہ کے بات بنانے والو تم؟

خاتمیت محمدیہ کے منکر پر دیوبندی مفتی کا حکم کفر

احوال واقعی

سرخیل صاحبان کے نام

گاندھی کے چیلے ابولہب حسین احمد مدنی اینڈ کمپنی کی

مفکرِ پاکستان علامہ اقبال پر دشنام طرازی!

(ایم نسیم بریلوی)

ایڈیٹر چٹان کی شورش انگریزوں کا مقصد سمجھ سکے اور کچھ نہیں کہ کچھ دیر کے لیے [illegible] تو پوری جائے گی اور اس ہنگامہ سے بقول شورش چٹان کے کچھ نئے خریدار مل جائیں گے اور اس طرح مالی منفعت کا پہلو بھی نکل آئیگا۔ اور اس نے اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کیلیے اہل سنت پر تبرے کی بوچھاڑ شروع کر دی، اور اس سلسلہ میں [illegible] افراد کی گرد [illegible] کی گئی ـــــ شانِ رسول کے ناموں کے ساتھ ڈاکٹر اقبال اور سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کا نام بھی لیا گیا کہ ان کو بھی کافر کہا ہے ـــــ

اسی طرح مسئلہ کفر پا علیحضرت کے گنبد سے دو سطریں نقل کر کے [illegible] دوستی بھائیوں کو بھی متنفر کرنے کی کوشش کی ہے، مگر غضب تو یہ ہے کہ [illegible] پر طعن کرنے والا چشم بصیرت سے بے نصیب، یہ بھول جاتا ہے کہ خود ڈاکٹر اقبال کو شیخ الاسلام نے کیا کیا خطاب دیئے ہیں، اور کس کس طرح انکو برطانیہ پرست ثابت کیا ہے [illegible] سالک لاہوری کا یہ مصرع ڈاکٹر اقبال صاحب کے متعلق زبان زد ہے کہ ع

"سرکار کی دہلیز پہ 'سر' ہو گئے اقبال"

یہ تو سالک صاحب کی بات تھی اب ذرا شیخ الاسلام کے دو تیر بھی دیکھ لیجئے جو ڈاکٹر اقبال پر برسے ہیں ـــــ تقسیم ملک سے پہلے حسین احمد نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "موجودہ زمانہ میں قومیں اوطان سے بنتی ہیں مذہب سے نہیں" ـــــ اور انکی یہ تقریر اخبار "تیج" دہلی مورخہ [illegible] میں ان الفاظ کے ساتھ چھپی کہ

"آج قومیں مذہب اور رنگت سے نہیں بنتیں، بلکہ وطن و ملک سے بنتی ہیں"

جب ڈاکٹر اقبال نے گاندھوی صاحب کے اس گمراہ کن نظریہ کے تحت قطعہ لکھا کہ ـ

"عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ" ... اور اس قطعہ کے آخری شعر میں کہا

"بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست" | "اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است"

تو [illegible] کے شیخ الاسلام کس کس طرح اچھلے اور کودے ہیں، اور جوابی طور ڈاکٹر صاحب کو "ساحرانِ برطانیہ کے سحر میں مبتلا" اور ابجد خواں طالب علم بتا کر جس غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے، وہ اس زمانہ کی تحریروں سے عیاں ہے۔

ایک معتبر راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت علامہ نے اس بیان کو پڑھا تو وہ [illegible] کی طرح بلک بلک کر روتے تھے اور کہتے تھے کہ یا اللہ! مسلمین اس ہندوستان میں تیرے اس پیغام ازلی کا کیا انجام ہو گا اب؟ جہاں کے مفتیانِ دین متین اور حامیانِ شرع مبین کی یہ کیفیت ہے کہ وہ اس نظریہ کو اسلامی نظریہ قرار دے رہے ہیں، جس باطل نظریہ کو مٹانے کیلیے اسلام آیا تھا، اور جسکی [illegible] کر دی گیا دین کی تکمیل اور اتمام نعمت کا اعلان ہوا ـــ حضرت علامہ ان دنوں مرض الموت کے تحت دورے پڑ رہے تھے، لیکن مسئلہ کی اہمیت اتنی تھی کہ انہوں نے جان تک کی پرواہ نہ کی اور اسکے متعلق ایک نہایت مبسوط اور جامع بیان اخبارات میں شائع فرمایا۔ (انتہیٰ بلفظہٖ)

ڈاکٹر اقبال کے بیان کے شائع ہونے پر حسین احمد صاحب نے "متحدہ قومیت اور اسلام" کے نام سے ایک کتاب لکھ ڈالی اور اس میں جابجا اقبال کو انگریز پرست، ساحرانِ برطانیہ کے دام تزویر کا صید، ابجد خواں طالب علم کے القاب سے نوازا۔ حالانکہ بقول حسین احمد صاحب ساحرانِ برطانیہ کا شکار ہونے والا اقبال ہے جس نے اپنے کلام میں جابجا برطانیہ کے اصنام فریب پر یوں ضرب کاری لگائی ہے کہ ـ

اے ز افسونِ فرنگی بے خبر	فتنہ ہا در آستینِ او نگر
از فریبِ او اگر خواہی اماں	اشترانش را ز حوضِ خود براں
آدمیت زار نالید از فرنگ	زندگی ہنگامہ بر چید از فرنگ
گرگ اندر پوستینِ برّہ	ہر زماں اندر کمینِ برّہ
آہ از افرنگ و از آئینِ او	آہ از اندیشۂ لادینِ او
ہر طرف صد فتنہ می آرد نفیر	تیغ را از پنجۂ رہزن بگیر
علمِ حق را ساحری آموختند	ساحری نے کافری آموختند

خدا کی شان کہ وہی اقبال ان شیخ الاسلام صاحب کی نظر میں برطانیہ پرست، اور خود وہ [illegible] کے نظریہ کے حامی ہو کر بھی پکے شیخ الاسلام۔ خود ساحرین برطانیہ کے جادو میں مسحور لیکن ایک وہابی شیخ الاسلام ہی نہیں، بلکہ انکے متبعین کی نظروں میں ایک اقبال ہی کیا بلکہ وہ تمام علماء اہل سنت جو انگریزوں کے بدترین دشمن تھے "برطانیہ پرست" ہو گئے۔ اور اس جرم میں ضرب اقبال پر جو شیخ الاسلام صاحب کے چیلے چانٹے بپھرے ہیں، اسکا اندازہ حسب ذیل اشعار سے ہو سکتا ہے ـــــ اصلح الحسینی انصاری لکھتے ہیں کہ ـ

حکیم مشرق و در دام سوقیاں افتاد	بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است
حدیث [illegible]	جو اقتدال محمد [illegible] بولہبی است
مقام خویش نداند طعنہ بخطیب	ادب نگاہ ندارد ایں چہ بے ادبی است
بقدر [illegible]	اگر [illegible] مدنی است

اصلح صاحب نے تو اپنے پیر حسین احمد صاحب کی تقلید میں نہ صرف اقبال کو "در دام سوقیاں" کہکر برطانیہ پرست بنایا بلکہ حسین احمد صاحب کو "اقتدال محمد" اور اقبال کو "بولہبی" سے تشبیہ دیکر یہ بھی فرما دیا کہ "مقام خویش نداند طعنہ بخطیب" اور "ایں چہ بے ادبی است" کہکر تو اقبال ہی کو احمق ثابت کیا۔ اور بے ادب ہی نہیں آخری شعر میں تو "قوال" بھی کہہ گئے۔

اب جناب شوکت سبزواری کی سنئے ـ

چو با حجرۂ [illegible]	ترا ز سدگ شناسی محمد عربی
شگفت نیست اگر شاعری نداند	مقام مطلبی از مقام بولہبی
ہر آنکہ نقش گر لفظ و غافل از معنی	زبان طعن کشاید برائے بے ادبی

دیکھا آپ نے شوکت صاحب نے تو صاف صاف الفاظ میں ڈاکٹر صاحب کے متعلق کہہ دیا کہ وہ مقام مطلبی اور مقام بولہبی سے واقف نہ تھے۔ حالانکہ یہ ایسا سفید جھوٹ ہے کہ جس کی تردید کے لیے خود ڈاکٹر اقبال کے کلام کے بکثرت اشعار پیش کیے جا سکتے ہیں۔

اب گاندھوی صاحب کے ایک اور جاں نثار اقبال احمد سہیل صاحب کے اشعار پڑھیے ـ

نظر [illegible]	دو گونہ شیوۂ بوجہلی است و بولہبی است
رموز حکمت ایماں ز فلسفہ جستن	تلاش لذت عرفاں ز بادۂ عنبیں ست
[illegible]	کہ [illegible] الف نزدن [illegible] بے ادبی است
بہ دیوبند گرا گر نجات می طلبی	[illegible] دانش [illegible] است
[illegible] حسین احمد از خدا خواہی	کہ نائب است نبی را [illegible] است

دیکھا آپ نے اقبال سہیل صاحب نے ڈاکٹر اقبال کو شیوۂ بوجہلی و بولہبی رکھنے والا، اور بیہودہ [illegible] کرنے والا، بے ادب بتایا، اور اقبال کو مشورہ دیا کہ اگر نجات چاہتے ہو تو دیوبند آؤ اور اگر خدا تک پہنچنا چاہتے ہو تو حسین احمد کا طریقہ اختیار کرو ـــــ لیکن جب یہ سب کچھ ہو رہی تھی تو آج کے شورش [illegible] اسوقت خاموش تھے، اور ڈاکٹر اقبال کی حمایت میں ایک لفظ بھی زبان و قلم سے نہیں نکل رہا تھا۔ اسلیے کہ معاملہ تھا ڈاکٹر اقبال اور حسین احمد کے درمیان۔ اور حسین احمد تھے انکے شیخ الکل ـــــ اسوقت کسی کی زبان و قلم کو حرکت نہ ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب کو بوجہلی و بولہبی [illegible]، الف نزدن اور خیرگی و بے ادبی کے الفاظ انکے متعلق استعمال کرنے والو، ذرا اپنی عقل و خرد سے کام لو اور دماغ کو درست کر لو اور اس گمراہ نظریہ کی اشاعت کر کے شائع اسلام تو مٹنے کی کوشش نہ کرو، کیونکہ ـ

وطن [illegible] | از شیوہ ہائے ابوجہلی و بولہبی است

اور پھر یہی کیا سر تو خود شیخ الکل کے اس فرمان نے پوری کر دی کہ ـــــ "یہ دعویٰ کہ اسلام کی تعلیم قومیت کی بنیاد جغرافیائی حدود یا نسل وحدت یا رنگ کی یکسانی کے بجائے شرف انسانی اور اخوت بشری پر رکھتی ہے، مجھے معلوم نہیں کہ کونسی نص قطعی یا ظنی سے ثابت ہے" (مدینہ [illegible])

انا للہ [illegible] اس معصومیت اور بصیرت کا کیا کہنا کہ شیخ الاسلام ہو کر [illegible] ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ـ اور انما المؤمنون اخوۃ [illegible]

قائد اعظم کافر اعظم تھے ←ـــــ شورش کاشمیری کا بیان

سیالکوٹ میں اہلحدیث کی کانفرنس میں شورش کی تقریر کے دوران سوال کیا گیا کہ مظہر علی اظہر کے علاوہ تم نے بھی قائد اعظم کو کافر اعظم کہا تھا؟ شورش نے تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ ہاں میں نے بھی قائد اعظم کو کافر اعظم کہا تھا۔ ([illegible])

مزید گستاخیوں سے باز آئیے؟

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ دیوبندیت کی ساری عمارت ہی محبوبانِ خدا کی توہین و تنقیص کی بنیاد پر کھڑی ہے۔ انہوں نے اپنی زبان و قلم سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ اولیاء عظام حضرات صحابہ و اہلبیت کرام حضرات انبیاء علیہم السلام و بالخصوص حضور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں انہوں نے بے شمار گستاخیاں کی ہیں اور ان کی یہی گستاخیاں اہلسنت وجماعت بریلوی علماء کرام اور ان کے درمیان اصل وجہ نزاع ہیں۔ سو ان پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ لوگ علماء اہلسنت وجماعت کو گالیاں نکالتے ہیں جھوٹے اتہامات لگاتے اور غیر متعلقہ باتوں کا سہارا لیتے ہیں۔ بہرحال اتنی گستاخیوں سے بھی یہ لوگ ابھی تک شکم سیر نہیں ہوئے۔ اور اب بھی نئی نئی گستاخیوں کا ارتکاب کرکے مسلمانوں کے قلوب کو مجروح اور جذبات کو مشتعل کرنے میں کوشاں ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چٹان لاہور کا ایڈیٹر شورش کاشمیری جو عرصہ دو ماہ سے علماء اہلسنت کو مادر زاد برہنہ اور بازاری گالیاں نکال کر مُردہ دیوبندی مولویوں کی ارواح کو "ثواب" پہنچا رہا ہے۔ اس کی اس روش پر زندہ دیوبندی مولوی پھولے نہیں سما رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں اس کو نجات کا سرٹیفکیٹ دینے کے علاوہ اس کے متعلق ایسی ایسی باتیں لکھ رہے ہیں جو ناقابل برداشت و اکابر اسلام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اہانت و گستاخی پر مبنی ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد یوسف دیوبندی مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی شورش کاشمیری کو لکھتا ہے۔

● "توقع ہے کہ آپ کا (علماء بریلی کو گالیاں دینے کا) یہ جرأت مندانہ اقدام .... **آپ کی نجات کے لئے کافی ہو جائے** غزوۂ بدر کے شرکاء صحابہ کے بارے میں بارگاہ نبوت سے یہ اعلان ہوا تھا۔ لعل اللہ اطلع الی اہل بدر فقال لھم اعملوا ما شئتم۔ شاید اس پُرفتن و پُرآشوب دور میں آپ کے مخلصانہ عزائم آپ کے ترقی درجات اور قبولیت عنداللہ کے لئے بہترین وسیلہ ثابت ہوں" (چٹان ۲۹ اکتوبر ۶۲ء صفحہ ۱۰) دیکھئے اس مکتوب میں کس دیدہ دلیری کے ساتھ شورش کی گالیوں کو غزوۂ بدر کے شرکاء صحابہ کے جہاد کے ساتھ تشبیہ و مثال دی گئی ہے۔ اور ان حضرات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کو کس بے دردی کے ساتھ شورش پر چسپاں کیا گیا ہے۔ والعیاذ باللہ۔

● مفتی جمیل احمد تھانوی دیوبندی مدرسہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور نے شورش کو لکھا:
"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ بھی اسی قسم کی مدافعت کیا کرتے تھے۔ جو دعا حضور نے ان کو دی تھی وہی میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللھم ایدہ بروح القدس۔ حضرت حسان نعت کہتے ہیں اور یہی آپ کے عمل میں ہے امید ہے کہ وہی ثواب آپ کو ملے گا۔" (چٹان لاہور ۱۲ نومبر ۶۲ء صفحہ ۲)

دیوبندی مفتی نے اس مکتوب میں انتہائی جسارت و بیباکی کے ساتھ شورش کی بازاری گالیوں کو حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ شعر گوئی و شان رسالت میں نعت خوانی کے ساتھ تشبیہ دے کر آپ کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمائی دعا کو شورش پر چسپاں کیا ہے۔ اور جو ثواب جلیل القدر صحابی حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کو ملے گا۔ "وہی ثواب" شورش کو ملنے کی امید ظاہر کی ہے۔ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

معلوم نہیں یہ لوگ گستاخی و بے ادبی میں اتنے دلیر و بیباک کیوں واقع ہوئے ہیں۔ بھلا کہاں حضرت حسان و غزوۂ بدر کے صحابہ کا مقام اور کہاں ایک [illegible] شرابی کبابی، فاسق و فاجر اور آزاد و بیباک مغرب زدہ انسان "شورش"۔ صحابہ کرام کے ساتھ اس کی بازاری گالیوں کو ان کے جہاد و نعت خوانی کے ساتھ تشبیہ و مثال دینا اور صحابہ کرام کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد و دعا کو شورش پر چسپاں کرنا اور ان حضرات کو بارگاہ رب العزت سے جو ثواب ملا یا ملے گا "وہی ثواب" شورش کاشمیری کے لئے بیان کرنا کتنا ظلم اور کیسی کھلی ہوئی بے ادبی و گستاخی ہے۔

الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

ذرا خیال فرمائیے۔ یہ لوگ کس قسم کی باتیں سوچتے ہیں۔ شان کی بات کہاں چسپاں کرتے ہیں اور محبوبانِ خدا کے ساتھ کس طرح برابری و مساوات کا درس دیتے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم ان لوگوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ چونکہ پہلے ہی ان کے نامۂ اعمال بے ادبی و گستاخی سے سیاہ ہے۔ اس لئے وہ خدا سے ڈریں اور اس قسم کی مزید گستاخیاں کرکے مسلمانوں کے قلوب کو مجروح اور جذبات کو مشتعل نہ کریں۔ اگر گالیاں ان کے نزدیک ایسی ہی اچھی و قابل تعریف ہیں۔ تو وہ شورش کو اور جن الفاظ کے ساتھ چاہیں خراج تحسین پیش کریں۔ لیکن خدا کا خوف کریں۔ اور ایک فاسق و فاجر، آزاد اور مغرب زدہ انسان کو حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ملانے سے باز آئیں۔ آخر اس بازار کے ایک آدمی کا ان پاکباز و بلند پایہ شخصیتوں کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۱۹ نومبر ۶۲ء کے چٹان میں بھی شورش کو حضرات صحابہ انصار مدینہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ دیوبندی مفتی عزیز الرحمن بجنوری لکھتا ہے "انصار مدینہ جن سے محبت رکھنے کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔ انہوں نے یہی سودا تو کیا تھا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اہل باطل سے عداوت اور دشمنی اور اس کے لئے انہیں بہت کچھ برداشت کرنا پڑا تھا۔ آج جناب شورش کاشمیری نے تابعین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اہل باطل اور خصوصاً بریلویوں سے بیٹھے بٹھائے دشمنی مول لے لی ہے۔" (چٹان ۱۹ نومبر ۶۲ء صفحہ [illegible])

دیکھئے کس ڈھٹائی اور بیباکی کے ساتھ شورش کی مماثلت انصار مدینہ سے قائم کی گئی ہے۔ حالانکہ کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات اور انصار مدینہ اور کہاں دیوبند کے گستاخ ملاں اور اس بازار کا شورش۔

شرم ان کو مگر نہیں آتی

(اقتباس از شورش کا ابوالکلام)۔ ابوالکلام کی سیرت کا ایک پہلو [illegible] عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ابوالکلام کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ سنئے شورش کے ممدوح و مستند علیہ مولوی ظفر علی خاں ابوالکلام آزاد کے متعلق کیا فرماتے ہیں

ابوالکلام آزاد سے یہ پوچھتے ہیں دل جلے
کٹ کے کیا یاروں سے ملے ہو جا کے تم اغیار سے
تم یہ کہتے ہو کہ مسلم لیگ ہے رجعت پسند
کیا تماشا ہے کہ ٹھہرو تم ہمارا ترجمان
کیا تماشا ہے کہ ہم گاندھی کے آگے جھک جائیں

آج کل تم پیشوائے اُمت مرحوم ہو
پھر یہ کہتے ہو کہ ہم ظالم ہیں تم مظلوم ہو
تم کہاں کے ہٹلر وقت اے مرے مخدوم ہو
اور [illegible] کفر و اسلام کا مفہوم ہو
کیا قیامت ہے کہ جو حاکم ہو وہ محکوم ہو

("چمنستان" مولوی ظفر علی خاں صفحہ [illegible])

معلوم ہوا کہ جس ابوالکلام کو شورش "امام الہند" اور "ملت اسلامیہ کا امام" قرار دے رہا ہے ظفر علی خاں کے فرمودات کی روشنی میں وہ ابوالکلام آزاد ملت اسلامیہ کا غدار، بزدلوں کا قائد اور مسلم لیگ و پاکستان کا دشمن، ہندو کا ایجنٹ، گاندھی کے آگے جھکنے والا اور گاندھی کا خلیفہ تھا اور مسلمانوں کو گاندھی کا محکوم غلام بنانے کی سازش کا مرتکب تھا۔

اب سنئے زمانے وقت کا فیصلہ شورش نے جس ابوالکلام کے متعلق یہ کہا ہے کہ "توحید اس کے اندر خطابت سے ٹپکتی تھی"۔

(باقی آئندہ)

مسلک اہلسنت کا ترجمان روزنامہ
جریدۂ سواد اعظم لاہور
کو عنقریب روزنامہ کیا جا رہا ہے۔ انتظامی مراحل طے کرنے کے لیے ایک مینیجنگ بورڈ قائم کر دیا گیا ہے۔
جو سُنی صحیح العقیدہ اصحاب حصص خریدنا چاہیں وہ درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔
فی حصہ ایک ہزار روپیہ کل حصے فی الحال سو حصے درکار ہیں۔
محمد حزب الرسول
مینیجنگ ڈائریکٹر روزنامہ سواد اعظم پبلشنگ کمپنی
موچی گیٹ لاہور

نگارشاتِ صابر براری بجواب

خرافاتِ شورش کاشمیری

اے سرِ فتنہ شورش و مفسد و مفتری
بدعت پسند کہتا ہے ان کو زباں دراز
جو سوادِ اعظم اسلام ہے جن کو ہے
فرمایا مصطفیٰ نے جسے جنتی گروہ
اصحاب و اہلبیت و آئمہ و اولیاء
تاریخ میں ہیں جتنی بزرگوں کے تذکرے
منکر ہے ان سے کیوں بدنصیب تو
بڑھتے رہیں گے ہم تجھے دندان شکن جواب
کرتے نہ تھے خود ہی عقائد تجھے ترے
کا ذکر کی رسم تیرے ہی دھرم میں ہے
گستاخ شانِ مصطفوی شل [illegible]
تھے خانہ زاد [illegible] کے چار یار
انگریز کے [illegible] امام تھے
انگریز کا [illegible] تھا کون
سکھوں سے مار کھا کے گیا بالاکوٹ کون
[illegible] کی موت مارا گیا کون جنگ میں
ارباب دیوبند تھے [illegible]
شیطان کا سینگ نکلے گا نجد و عراق سے
علامہ شامی لکھتے ہیں اپنی کتاب میں
پھیلا [illegible] نجد [illegible] شیطنت
ڈھائے ہیں اس نے [illegible]
تقلید کو قرار دیا اس نے ناروا
[illegible] لاؤ لشکر و محمود کا جواب
احمد علی کی ذات پہ تنقید ناپسند
کس نے حسن حسین کو باغی بتا کے [illegible]
لکھا ہے ایک مفتی نے اپنی کتاب میں
کس نے لکھا ہے مر کے وہ مٹی میں مل گئے
کس نے لکھی یہ دیکھ لے تحذیر الناس میں
کس نے کہا یہ شانِ رسالت مآب میں
ہے کون مدعی کہ بڑے بھائی ہیں حضور
میلادِ مصطفیٰ کو کہا کس نے ہے حرام
جائز و پاک [illegible]
ہے تربت و سبیل محرم تجھے حرام
علم نبی کو جس نے بہائم سے دی مثال
عاق نہیں [illegible] زبان [illegible]
اللہ کو محال نہیں جھوٹ بولنا
حکام و لیڈروں سے مراسم کی آڑ میں
علمائے [illegible] دیوبند
مذہب [illegible] سب ان کے [illegible]
رسوا تو خود ہی اپنے عقائد سے ہو
[illegible] اینٹ کا پتھر سے ہم جواب

تیری تو ساری کھوپڑی [illegible]
فصلِ بہارِ حسن کے ہے دم سے [illegible]
تعداد جس کی [illegible]
[illegible] کی جماعت ہے [illegible]
[illegible] اہلسنت و ابرار ہیں سبھی
آئینہ ہیں حقیقت [illegible]
تیری [illegible]
[illegible]
[illegible]
تیری [illegible] ہے آئین [illegible]
[illegible] کا لقب [illegible]
نانوتوی و قاسم گنگوہی تھانوی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہتا تھا اہلِ حق کو وہ مشرک و [illegible]
[illegible]
گستاخِ رسول [illegible]
[illegible]
[illegible] محمد ہو یا علی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو توں کے بھوت باتوں سے مانے ہیں کبھی

صابر نے کی ہے ذکرِ حقیقت خدا گواہ
مطلق نہیں مراد [illegible]

شورش کے گرو مولوی اسمٰعیل دہلوی کے نزدیک حضور کی شفاعت پر اعتقاد رکھنا ابوجہل کے برابر شرک ہے۔ کوئی نبی و ولی خدا کے حضور کسی کی شفاعت نہیں کر سکتا

[illegible]

شورش صاحب [illegible] تقویۃ الایمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

دلائل از آیاتِ قرآنی

[illegible]

دیوبندیوں کے

آنحضرت رحمۃ للعالمین کون تھے؟

مفتی محمد حسن بانی جامعہ اشرفیہ لاہور!

مولوی محمد حسن صاحب امرتسری ثم لاہوری مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اعظم تھے۔ انہوں نے امرتسر کے مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ پھر دیوبند کے مدرسہ میں ملازم ہو گئے۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور چلے آئے اور یہاں ایک بڑی کوٹھی الاٹ کرالی۔ مدرسہ جامعہ اشرفیہ جاری کیا۔ ... کہ جامعہ اشرفیہ کے لیے کسی طرح نیلا گنبد والی ... الاٹ کرالی گئی۔ اور مولوی صاحب اس مدرسہ کے بانی کہلائے۔ مولوی محمد حسن صاحب کی سوانح حیات تذکرۂ حسن کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ ابھی ہم اس تذکرۂ حسن کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں کر سکے۔ کہیں کہیں سے دیکھا ہے۔ عجیب و غریب کتاب ہے۔ اس میں مولوی صاحب کو اس درجہ بڑھایا ہے۔ کہ معاذ اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو القابات مخصوص ہیں۔ ان کو ان سے یاد کیا گیا ہے۔ تذکرۂ حسن ۴۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے مرتب وکیل احمد صاحب ہیں۔ اور جامعہ اشرفیہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔ سرورق پر صاحب تذکرہ مولوی صاحب کا نام یوں تحریر ہے۔

"مخدوم الامت، ارشاد ملت، شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا الحاج مفتی محمد حسن صاحب قدس سرہ خلیفہ ارشد، حکیم الامت، مجدد الملت، محی السنت، حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ" اس عجیب و غریب کتاب کا پیش لفظ مولوی خیر محمد صاحب جالندھری ملتانی نے تحریر کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:

عرض حال! مولوی وکیل احمد صاحب سلمہ کی زبانی حضرت نے تذکرۂ حسن حرفاً حرفاً سنا۔ جہاں مناسب کوئی مشورہ بھی دیا۔ انہوں نے حسن اخلاق سے حسب توفیق نوازا۔ مولوی خیر محمد صاحب بھی مولوی تھانوی صاحب کے خلیفہ ہیں۔ اور حلقہ دیوبند میں اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ پیش لفظ میں انہوں نے تذکرۂ حسن کے ایک ایک لفظ کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ گویا یہ کتاب دیوبند کے نزدیک معتبر و مستند ہے۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ قارئین کرام کو بتائیں کہ اس تذکرہ میں کیا کچھ لکھا ہے۔ ان شاء اللہ فرصت ملی تو اس کا اچھی طرح پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔ اور جو باتیں اس میں خلاف واقعہ معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی تحقیق شروع کر دی ہے۔ ... امید غالب ہے ان شاء اللہ بہت جلد انکشاف ... ہو جائے گا۔ ... باتیں جو اس میں موجود ہیں ... ماتم کا تعلق چونکہ امرتسر سے نہیں رہا۔ اس لیے امرتسری احباب سے امید ہے کہ وہ بھی اس موضوع پر روشنی ڈالیں گے۔

آنحضرت: مسلمان تو مسلمان ہیں عیسائی اور یہودی تک بھی یہ جانتا ہے کہ ہر مسلمان کے منہ سے جب لفظ آنحضرت نکلتا ہے تو اس سے اس کی مراد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں۔ گویا یہ لفظ حبیب خدا سید شرف انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے مخصوص ہو چکا ہے۔ مگر تذکرۂ حسن میں مولوی محمد حسن کو "آنحضرت" لکھا ہے۔ مولوی صاحب کی ایک مریدنی لکھتی ہے۔

"حضرت حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے آنحضرت موجود ہیں۔ ہمیں کوئی ضرورت یا تکلیف پیش آتی ہے۔

آنحضرت کی خدمت اقدس میں عرض کر دیتے ہیں۔ آنحضرت دعا دیتے ہیں۔ اور کام فوراً ہو جاتا ہے .... اگر آنحضرت کا وقت خدانخواستہ پہلے آ گیا تو پھر ہم کیا کریں گے۔" (تذکرۂ حسن صفحہ ۱۳)

متعدد خطوط ... میں بار بار خود مکتوب الیہ کو آنحضرت لکھا گیا ہے۔ مکتوب الیہ نے اسے اپنی زندگی میں ... اور ... اپنے خطوں کو محفوظ رکھنے کے لیے دے دیا تاکہ بعد میں "تذکرۂ حسن" کی زینت بن سکے۔ پھر ... بعد مولوی خیر محمد صاحب نے بھی اس کی تصدیق فرما دی۔ واہ رے دیوبند! تمہاری ... کے فتنے ہیں۔

رحمۃ للعالمین:- قارئین! آپ نے ایک عورت کا خط دیکھا۔ اب ایک ایسے شخص کا مکتوب ملاحظہ کیجئے جن کے شیخ صاحب مکتوب کا نام یوں تحریر ہے۔

"مولانا عبدالرحمٰن عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ امداد العلوم ایبٹ آباد" مہتمم صاحب مولوی صاحب کی چند وفات ... کہ مولوی صاحب کے اخلاف کے نام خط لکھتے ہیں۔

"آج حادثہ عظیم کے موقعہ پر جب ... پر بے حد چوٹ لگی کہ رحمۃ للعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔" (تذکرۂ حسن صفحہ ۳۲۰)

رحمۃ للعالمین صرف اور صرف حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ خدا کی مخلوق میں سے خواہ کتنی ہی بڑی ہستی کیوں نہ ہو کوئی بھی اس کے اہل نہیں۔ اور اس کے خلاف کچھ اور کرنے سے وہ خدا اور اس کے رسول کا باغی اور گستاخ ہے۔

ہم پوچھتے ہیں شورش کشمیری کے اسلام کے سفیر شجاع آباد کے قاضی صاحب سے کہ آپ نے تحقیقاتی عدالت میں مرزائیوں سے اس وقت بہت جھگڑا کیا تھا کہ مرزائی لوگ مرزا بشیر الدین کو امیر المؤمنین اور اس کی اہلیہ کو ام المؤمنین وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ تو ہم کو بہت دکھ ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ ہمارے بزرگوں کے لیے مخصوص ہو چکے ہیں۔

اسلام شورش کشمیری کے سفیر قاضی صاحب! بتائیے محمد حسن مولوی کے لیے ایسے القاب جائز ہیں؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

نعرۂ رسالت!

محمد امان حضرت ...

کہیں اہل ایمان جب بھی نعرۂ رسالت کا
تڑپتے ہیں ... بانی ...
نبی کے عاشقوں کو ... میدان ...
جو ... ... خاکی ...
... وقت ...
... رحمۃ للعالمین قرآن کہتا ہے
...
درود پاک پڑھتے ...
...
...
...

تو منظر دید کے قابل ہے ... کی حالت کا
... عظمت
... بدعت
...
... عبادت کا
...
... کرامت کا
... عداوت کا
... برکت کا
... رسالت کا
...
... طینت کا

میری حالی ... ہوتا ہیں
... شفاعت کا

یوم کشمیر

جامعہ نعیمیہ لاہور میں علماء اہل سنت کی ایک مجلس میں طے پایا ہے کہ ۲۰ نومبر کو سارے پاکستان میں یوم کشمیر منایا جائے۔ اور جلوس بھی نکالا جائے۔ لاہور میں موچی دروازہ کے باغ میں ۲۰ نومبر ۹۲ء کی شب کو ایک جلسہ عام ہوگا۔

(مکتوب سواد اعظم)